غلام احمد قادیانی
۱۳ الہام

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ۸۳۵ ر
رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ
الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
الفضل
ہفتہ میں دوبار
قادیان
فی پرچہ ار

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت پیشگی سالانہ للعہ
ششماہی للعہ
سہ ماہی عاعہ
ترسیل زر محض بنام
مینجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ مسلمہ کا آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۶ | مورخہ ۷ / جون ۱۹۲۷ء ۶ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۶ / ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ | جلد [illegible]

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ۔

خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل ایک ہفتہ کی رخصت مع اہل و عیال اپنے وطن بلانی (گجرات پنجاب) تشریف لے گئے ہیں ۔

برادر جعفر علی خان صاحب صادق امیر جماعت احمدیہ بغداد بسبب ناسازی طبع چند ماہ سے قادیان مقیم تھے ۔ مرض دق میں مبتلا تھے ۔ آخر ۳ / جون کی درمیانی شب کو ایک بجے کے قریب فوت ہو گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھایا ۔ کندھا دیا ۔ اور قبرستان تک ہمراہ تشریف لے گئے ۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری امیر تبلیغ سندھ قادیان میں ہیں ۔ ان کو اعصابی درد کی تکلیف ہے ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

مشرقی بنگال میں دو لیکچر

(۱) مورخہ ۲۵ / اپریل ۱۹۲۷ء کو رنگپور (مشرقی بنگال) کے ٹاؤن ہال میں پیر سراج الحق صاحب نعمانی احمدی کا ایک لیکچر اسلام کی رواداری اور وسعت اخلاق پر ہوا ۔ جس میں آپ نے قرآن شریف کی آیات سے استنباط کرتے ہوئے حاضرین کے ذہن نشین کرایا ۔ کہ اسلام ہر ایک قوم اور ملک کے بزرگان دین کو قابل عزت سمجھتا ہے ۔ اور مانتا ہے ۔ کہ ہر ایک ملک اور قوم میں خدا تعالیٰ کے نذیر اور نبی آئے ۔ ہندو پریزیڈنٹ جلسہ نے کہا ۔ کہ بالکل نادر خیالات ہیں ۔ ایسے ایسے لیکچر سننے کا ہمیں بہت موقع ملنا چاہیئے ۔

(۲) مورخہ ۲ / مئی ۱۹۲۷ء کو جناب ڈپٹی خلیل الرحمن صاحب بی اے کا لیکچر انسانی فرائض پر راجہ رام موہن کلب میں ہوا ۔ حاضری کافی تھی ۔ ہندوؤں نے کہا ۔ کہ ہمیں بالکل نئی روشنی دی گئی ہے ۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہندوؤں کے مجمع میں آپ نے اسلام کی عزت رکھ لی ہے ۔ دعا فرماویں ۔ خدا تعالیٰ یہاں توحید اور اسلام کو قائم کر دیوے ۔ والسلام (شمس الدین احمد رنگپور)

اخبار احمدیہ

نتیجہ امتحان انٹرنس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے بیس طلباء اس سالی امتحان میٹرک کولیشن میں پاس ہوئے۔ فسٹ ڈویژن میں ۳ سیکنڈ ڈویژن میں ۱۴۔ تھرڈ ڈویژن میں ۳۔

نام مع نمبر حسب ذیل ہیں۔

محمد طفیل ۴۸۴۔ عزیز احمد ۳۷۷۔ سید عبد القیوم (بن قاضی کس) ۳۹۰۔ عبد الرحمن جنید ۴۲۸۔ محمد سعید ۳۶۸۔ محمد اقبال احمد (پسر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی) ۵۰۱۔ (فسٹ ڈویژن) محمد اسمٰعیل فوق ۳۲۸۔ چودہری عبد المنان ۳۷۴۔ عبد اللہ بن مولوی [illegible] ۳۰۷۔ مختار احمد ۴۱۰۔ ناظر حسین ۳۶۳۔ شیخ الدین ۴۶۰۔ عبد الرحمن ۳۰۹۔ بشیر احمد ۵۰۹۔ (فسٹ ڈویژن) سید عزیز محمود ۳۱۷۔ محمد مستقیم ۴۵۰۔ (فسٹ ڈویژن) چودہری محمد یعقوب ۳۵۷۔ ضیاء اللہ ۴۵۰۔ شیخ انتخاب الحق خان ۴۱۰۔ عبد الحمید ۳۴۰۔ (محمد عبد اللہ خان بیٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

مجلس منتظمہ قادیان کے عہدیدار

(۱) پریذیڈنٹ۔ جناب سید زین العابدین صاحب (۲) وائس پریذیڈنٹ۔ [illegible] محمد الدین صاحب بی اے [illegible] (۳) جنرل سکرٹری شیخ محمود احمد صاحب مصری۔ (۴) اسسٹنٹ جنرل سکرٹری۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل۔ (۵) سکرٹری تعلیم۔ خان عبد اللہ خان صاحب (۶) سکرٹری امور عامہ۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب (۷) سکرٹری تبلیغ۔ خان عبد العزیز خان صاحب۔ (۸) سکرٹری مال و بہشتی مقبرہ۔ منشی محمد الدین صاحب (۹) سکرٹری تصنیف و تالیف۔ مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل۔ (۱۰) سکرٹری ضیافت۔ حکیم محمد طفیل صاحب۔ (شیخ محمود احمد جنرل سکرٹری)

معلمہ کی ضرورت

گرلز سکول چک نمبر ۵۰ جنوبی سرگودہا کے لئے ایک معلمہ کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک تعلیم دے سکے۔ ۱۸ روپیہ ماہوار تنخواہ۔ کھانا۔ مکان۔ رہائش۔ کے علاوہ ہی مراعات کی جائینگی۔ نقشہ [illegible] بذریعہ خط وکتابت تسکیم تعلیم وتربیت سے طے ہونگے۔ نیز اگر وہ شوہر دار ہوگی۔ اور مشین سلائی کا کام جانتے ہونگے۔ تب ہی انتظام ہو سکتا ہے۔ اور اگر اس کا شوہر نارمل پاس ہو۔ تو یہاں سکول میں لگ سکتا ہے۔

(زین العابدین ناظر تعلیم وتربیت)

جلسہ سیرۃ

اڑتالیس (۴۸) زبانوں میں تقریروں کے جلسے کی تصویر مختصر رپورٹ اور اسمائے مقررین کا دو ورقہ انگریزی میں چھپ کر آگیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ میں آٹھ پرچے۔ جن احباب کو جس قدر مطلوب ہوں۔ منگوالیں۔ اور جو اصحاب پہلے قیمت بھیج چکے ہوں اسکا حوالہ اپنے خط میں دیں۔ (مفتی محمد صادق۔ قادیان)

قادیان میں تبلیغی لیکچروں کا سلسلہ

پیشتر ازیں چودہ لیکچروں کی رپورٹ درج اخبار ہوچکی ہے۔

ان کے بعد چار لیکچر اور بھی ہوئے جن کی کیفیت حسب ذیل ہے۔

پندرہواں لیکچر۔ محلہ دار الفضل میں زیر صدارت جناب چودہری حاکم علی صاحب "مسئلہ تناسخ" پر جناب میر قاسم علی صاحب نے دیا۔ جو کہ بے حد پسند کیا گیا۔ لیکن چونکہ رات کے گیارہ بج جانے پر بھی تمام مضمون ختم نہ ہوسکا۔ اس لئے پبلک کے اصرار پر

سولہواں لیکچر۔ بھی اسی موضوع پر زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جناب میر صاحب نے ہی دیا۔ صاحب موصوف کی اس مضمون پر جو تقریر ہوا کرتی ہے۔ اس سے احباب واقف ہیں۔ اس لئے وہ کسی مزید تعریف کی محتاج نہیں۔ تقریر کیا تھی۔ دلائل کی بارش تھی۔ جس میں آریہ سماج کا مایہ ناز مسئلہ "آواگون" تنکے کی طرح اڑتا ہوا دکھائی دیا۔

سترہواں لیکچر۔ بھی جناب میر قاسم علی صاحب نے ہی دیا۔ مضمون تھا۔ "ویدوں میں لال بجھکڑ" جس میں قابل مقرر نے وید کے حوالوں سے ثابت کر دکھایا۔ کہ دنیا میں وید جیسی مہمل تعلیم دینے والی اور کوئی کتاب نہیں۔ یہ تقریر بھی حسب سابق پوری دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سنی گئی۔

اٹھارہواں لیکچر۔ مسجد اقصیٰ میں جناب مولوی اللہ دتا صاحب [illegible] نہایت عمدگی سے [illegible] ثابت کیا گیا۔ کہ اسلام قطعاً جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔

یہ سلسلہ ابھی مسلسل جاری رہتا تھا۔ مگر اندھیری راتوں کی وجہ سے چونکہ دوسرے محلہ والوں کو رات کے وقت آنے جانے میں سخت تکلیف کا سامنا ہوتا تھا۔ اس لئے چند روز کے لئے اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ خدا نے چاہا تو آٹھ دس روز کے بعد باقاعدہ پروگرام کے ماتحت دیگر مضامین پر بھی لیکچر ہونگے۔

(منشی حسین احمدی جوائنٹ سکرٹری دیانند مت کھنڈن سبھا قادیان)

احمدیہ گزٹ وی پی

جن انجمنوں یا اصحاب نے تا حال جلد اول احمدیہ گزٹ کا ایک روپیہ چندہ نہیں دیا ان میں سے اکثر کے نام وی پی کئے گئے ہیں۔ تاکہ حساب صاف ہو جائے۔ وصول فرما کر مشکور فرماویں۔ (ناظم صیغہ اشاعت قادیان)

تبدیلی پتہ

لاہور میں گلیوں کے نمبر وہاں کی میونسپلٹی نے تبدیل کر دیئے ہیں۔ ان کے لحاظ سے مفصلہ ذیل نئے پتے قابل ذکر ہیں۔

(۱) چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ۱ ٹیمپل روڈ۔

(۲) احمدیہ ہوسٹل ۳۶ ایمپریس روڈ۔

(۳) شیخ عبد الحمید صاحب ۵۸ میکلوڈ روڈ۔ (محمد صادق)

دعائے استقامت

میری بیوی لدھیانہ کے ایک پیر احمدی صاحب حیثیت سجادہ نشین کی لڑکی ہے۔ ۱۹۲۶ء میں اس نے بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ اب کے سفر میں قادیان پہنچ کر اس نے ہفتہ گذشتہ مستورات کے درس میں شامل ہوکر تجدید بیعت کر لی۔ احباب دعا برائے استقامت فرماویں۔ نیز میرے والدین کی اور ہماری خانگی مشکلات کے دفعیہ کے لئے بھی دعائے خیر فرماویں۔ (خاکسار۔ سید عبد الرحیم لدھیانوی حال وارد قادیان۔)

اعلان نکاح

عزیزہ مبارکہ بیگم دختر پیر جی علی احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری صاحب قادیان دارالامان کا نکاح سید گلزار احمد ولد سید شاہ نواز صاحب مدرس کھرڑ کے ساتھ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں مبلغ تین سو روپیہ مہر پر مورخہ ۱۸ اپریل کو پڑھا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے واسطے بابرکت کرے۔ (سید غلام حسین احمدی رفتنی نزیل قادیان)

دعائے مغفرت

سید شمس الدین صاحب احمدی لدھیانہ بعارضہ تپ دق ہفتہ گذشتہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک مخلص احمدی تھے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ (سید محمد عبد الرحیم لدھیانوی)

مفتی عبد المومن مرحوم

میرا پیارا بچہ عزیز عبد المومن ایک لمبی علالت کے بعد بروز منگل ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء صبح دس بجے احمدیہ ہوسٹل لاہور میں اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے خالق ومالک حقیقی سے جاملا۔ ۱۹۰۹ء کی پیدائش تھی۔ اس وقت اس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ اپنی ماں کا سب سے پیارا بچہ تھا۔ اور سب سے پہلے اپنی ماں سے جاملا۔ اللہ نے دیا تھا۔ اللہ نے لے لیا۔ اس کے غم سے ہم حزیں ہیں۔ لیکن اللہ کی قضاء پر راضی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنی وفات سے چند روز قبل خواب میں دیکھا تھا کہ والدہ نے ایک کبوتر بھیجا ہے۔ کہ اس پر سوار ہوکر تم میرے پاس آجاؤ۔ مرحوم کا نام حضرت ابی المکرم استاذی المعظم نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد المومن رکھا تھا۔ اور اس سے محبت کرتے تھے۔ مرحوم ہمیشہ مطالعہ کتب میں مصروف رہتا تھا۔ کبھی اس کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچی تھی۔ بچپن سے لیکر کبھی اس کی کوئی شکایت نہ آتی تھی جہاں محبت کا تعلق ہو جاتا۔ وہاں خطوط نویسی میں پڑا باقاعدہ تھا۔ بالخصوص یوریوں کی ایک نومسلمہ جمیلہ نام کے ساتھ اس کی بہت خط وکتابت تھی۔ اسے ماں کر کے پکارا کرتا تھا۔ اور اسے اور اس کے بچوں کو تحائف بھیجتا رہتا تھا۔ اس کی بیماری کے سلسلہ میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے مرحوم کی بہت خدمت کی اور ایام مرض الموت میں اور تجہیز وتکفین میں مکرمی حضرت ذو الفقار علیخان صاحب اور شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی اور ڈاکٹر نور محمد صاحب۔ عزیز حبیب الرحمن صاحب اور ساکنان احمدیہ ہوسٹل نے بڑی ہمدردی اور برادرانہ امداد کی۔ مشکور ہوں۔ اللہ کریم سب کو جزائے خیر دے۔ اور دینی و دنیوی حسنات سے متمتع کرے۔ آمین۔ وفات لاہور میں ہوئی۔ جہاں عزیز اپنے بڑے بھائی حکیم مفتی محمد منظور کے پاس علاج کے واسطے گیا ہوا تھا۔ نعش قادیان لائی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۷ر جون ۱۹۲۷ء

احمدی نوجوانوں کو کیا کرنا چاہیئے
اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں

آج کل اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف ہندوؤں کی طرف سے جو نہایت دل آزار اور ناپاک پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ایک تقریر میں اپنی جماعت کے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

سوائے جماعت کے نوجوانو اور نو عمرو سنو۔ کیا فائدہ ہے تمہارے عیش و آرام میں رہنے کا۔ کیا فائدہ ہے۔ تمہارے بال سنوارنے کا۔ کیا فائدہ ہے۔ تمہارے اچھے کپڑے پہننے کا کیا فائدہ ہے تمہارے بوٹ چمکانے کا۔ تمہاری ان چیزوں کی دنیا میں عزت ہی کیا ہے جب تمہارے رسول کی عزت نہیں۔ تمہارے لباسوں۔ تمہارے بوٹوں اور تمہارے بالوں کو کون پوچھتا ہے۔ کیا چوہڑے اور چمار نہیں اچھے کپڑے پہن لیتے۔ کیا وہ نہیں بال سنوار لیتے۔ یا وہ نہیں اعلےٰ درجہ کے بوٹ پہن لیتے۔ پھر ان باتوں سے تمہاری کیا عزت ہو سکتی ہے۔ یاد رکھو۔ دنیا میں وہی قوم معزز ہوتی ہے۔ جس کے بزرگوں کی عزت کی جاتی ہے۔ اور جس کے بڑے معزز ہوتے ہیں۔ مسٹر گاندھی کھدر پہنتے ہیں۔ کیا ان کی عزت نہیں کی جاتی۔ میں اسی لباس میں جہاں جاتا ہوں عزت کی جاتی ہے۔ تمہارے اعلےٰ لباسوں کو کون پوچھتا ہے۔ تمہارا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے کھانے پینے اور پہننے۔ غرضیکہ زیست کی ہر چیز کو سادہ بناؤ۔ اور اسلام کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرو۔ تاکہ تمہاری شکل دیکھ کر ہی لوگ کہہ اٹھیں۔ کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ ان کی موجودگی میں ان کو گالیاں دینا اور ان کی ہتک کرنا ممکن نہیں۔ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخالفین کیوں گالیاں دیتے۔ اور کیوں آپ کی ہتک کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لاوارث ہیں۔ ابتر ہیں۔ بے اولاد ہیں۔ (نعوذ باللہ) اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کروڑوں بیٹے دنیا میں موجود ہیں۔ تو پھر کس کی طاقت ہے۔ کہ آپ کو گالیاں دے۔ ہندو سکھوں کے گروؤں کو گالیاں نہیں دیتے کیونکہ سمجھتے ہیں۔ ۲۰ لاکھ سکھ ان کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر ان کے مقابلہ میں ۲۰ کروڑ مسلمانوں کی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ اور ان سے کوئی نہیں ڈرتا۔ اس کی صرف یہی وجہ ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ مسلمان اپنے روحانی باپ کی ناخلف اولاد ہیں۔ ان میں کوئی غیرت کوئی ہمت اور کوئی قابلیت نہیں ہے۔ ہندو اسی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف اس قدر دلیر ہو گئے ہیں۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا میں اپنی عزت پیدا کریں۔ اپنے رسول کی عزت قائم کریں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ دشمنوں کو لٹھ سے مار دو۔ یہ عزت پیدا کرنے کا طریق نہیں۔ بلکہ یہ تو بے غیرتی ہے کہ مسلمان قربانی کی جرأت نہیں رکھتے۔ اس لئے چاہتے ہیں۔ کہ قتل ہو جائیں۔ دیکھو شردھانند کو مار کر کیا حاصل ہوا۔ کیا اس سے بڑھ کر گندے لوگ نہ پیدا ہو گئے۔ اگر تم اپنی عزت قائم کرنا چاہتے ہو۔ اگر دنیا میں معزز بننا چاہتے ہو۔ اگر رسوائی اور ذلت کی زندگی سے نکلنا چاہتے ہو۔ اگر اپنے رسول کی عزت بچانا چاہتے ہو۔ تو شیطانی طاقتوں کو مارو۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ مسلمانوں کی تمدنی۔ دینی اور دنیوی حالت کو درست کرو۔ اور اپنی زندگی کا یہ مقصد بناؤ۔ کہ مسلمانوں کی ہر رنگ میں اصلاح کرنی ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ لوگ احمدی ہی ہو جائیں گے۔ اور دنیا کی ذلت اور بے غیرتی سے بھی بچ جائیں گے۔ اس وقت مسلمان جو دین کی مدد کرنے سے غافل ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ یہی کہ انہیں اپنی ابتر حالت کا احساس نہیں۔ اور وہ جانتے نہیں۔ کہ کس طرح اس ذلت اور رسوائی کی زندگی سے مخلصی حاصل کریں۔ ورنہ اگر سارے مسلمان اسلام کی حفاظت اور دین کی اشاعت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ تو تھوڑے سے عرصہ میں دنیا میں تغیر عظیم پیدا ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت ہر سال جتنا بوجھ اٹھاتی ہے۔ اگر باقی مسلمان ایک سال ہی اتنا بوجھ اٹھائیں۔ تو ساری دنیا میں بآسانی اسلام کی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ ہماری جماعت کے پچاس ہزار کے قریب آدمی چندہ دینے والے ہیں۔ جو دو لاکھ کے قریب سالانہ دین کی خدمت کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ اور اس طرح چار روپیہ فی کس اوسط بیٹھتی ہے۔ اگر چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے ایک کروڑ نہیں پانچ کروڑ ہی چندہ دیں۔ تو چار روپیہ فی کس کے حساب سے ایک سال کا چندہ ۲۰ کروڑ بنتا ہے۔ اور اس کی کم از کم ڈیڑھ کروڑ سالانہ آمد ہو سکتی ہے۔ جس سے کئی ہزار مبلغ رکھے جا سکتے ہیں۔ مگر مسلمان کچھ نہیں کرتے۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ ان میں غیرت نہیں رہی۔ حمیت نہیں رہی۔ محبت نہیں رہی۔ ورنہ اسلام کے لئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے مال خرچ نہ کرنے کی اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ دیکھو ایک عورت جس کا بچہ ڈوب رہا ہو۔ اگر وہ تیرنا نہ بھی جانتی ہو۔ تو بھی پانی میں چھلانگ مار دیگی۔ مگر مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت پر حملے پر حملہ ہوتا دیکھتے ہیں۔ اور خوش بیٹھے ہیں۔ مگر مجھے ان سے شکوہ نہیں۔ اپنی جماعت سے شکوہ ہے۔ ہماری جماعت اسلام کی خدمت کے لئے بہت کچھ کر رہی ہے۔ مگر میں کہوں گا جس قدر اسے کرنا چاہیئے۔ اور جس قدر کرنے کی اس وقت ضرورت ہے۔ اتنا نہیں کر رہی۔ پس میں اپنی جماعت کے چھوٹے اور بڑے سب کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنے آپ کو سچا مسلمان بناؤ۔ اپنے ہر قول اور عمل سے اسلام کی تعلیم کے سچا ہونے کا ثبوت دو۔ اور دوسرے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرو۔ علاوہ بریں جلد اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں کا جو روپیہ ہندوؤں کے گھر جاتا ہے۔ اس کا انسداد ہو۔ دیکھو لیکھرام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے اس سے کلام کرنا بھی پسند نہ کیا۔ لیکن اب یہ حالت ہے۔ ہندوؤں میں سے ایک کے بعد دوسرا اٹھتا ہے۔ اور ایک کتاب کے بعد دوسری شائع ہو رہی ہے۔ ادہر یہ حالت ہے۔ اور ادہر ہندو قوم میں اس کے متعلق کوئی احساس نہیں۔ بلکہ جب کبھی ایسے شخص پر مقدمہ بنتا ہے۔ تو اس کی امداد کے لئے روپے دیتے ہیں۔ اگر ان لوگوں میں کچھ بھی تخم دیانت ہوتا۔ تو ایسے بدزبان لوگوں سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتے۔ اور ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھتے۔ مگر ان کی مدد کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہندو قوم کے سارے لوگ ایسے ہی ہیں۔ ہر قوم میں اچھے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کے بڑے طبقہ میں ایسی خرابی پیدا ہو گئی ہے کہ ان میں یہ احساس ہی نہیں رہا۔ کہ کسی قوم کے ہادی کو کس طرح مخاطب کرنا چاہیئے۔

سب لوگوں کو اور خصوصاً نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی اصلاح کریں۔ اور سادگی اختیار کریں۔ اگر ہماری نئی نسل اپنی اصلاح کر لے۔ اور دشمن کے حملوں سے ہوشیار ہو جائے۔ تو دشمن مایوس ہو جائیگا۔ اور اسے اپنی کامیابی کی کوئی امید نہ رہے گی۔

احمدی نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مقدس امام کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے بہت جلد اپنے آپ میں ایسا تغیر پیدا کریں جس کی اس وقت ضرورت ہے۔ اور جس کے بغیر کامیابی محال ہے۔

تلوار رکھنے کی اجازت

گورنر صاحب بہادر پنجاب نے ۱۰ر مارچ ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل اعلان شائع کیا تھا۔

بروئے دفعہ ۲۷ قانون اسلحہ جات مندرجہ ذیل اصحاب کو بلا لائسنس تلوار رکھنے کی اجازت ہے۔

(۱) وہ اشخاص جن کی جاگیر کی سالانہ آمدنی پچاس روپیہ یا اس سے زیادہ ہو۔ (۲) وہ اشخاص جو مبلغ پچاس روپیہ یا اس سے زیادہ سالانہ لگان ادا کرتے ہیں۔ (۳) انکم ٹیکس ادا کرنے والے (۴) خطاب یافتگان (۵) فوجی افسر جن کا عہدہ جمعدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ اور جو ملازمت سے علیحدہ ہو چکے ہوں۔

جن مسلمانوں میں ان شرائط میں سے کوئی ایک بھی پائی جاتی ہو۔ انہیں گورنمنٹ کی اس اجازت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور فوراً تلوار خرید لینی چاہیئے۔ جو نہ صرف ان کے لئے باعث زینت و عزت ہوگی۔ بلکہ اس سے ان کی اولاد میں جرأت اور بہادری کے جذبات پیدا کرنے والی بھی ہوگی۔

مسلمان اخباروں کے اتحاد کی تجویز

شیعہ معاصر "درنجف" (امرتسر) نے مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے کے متعلق ایک نہایت ضروری تجویز پیش کی ہے۔ اور وہ یہ کہ تمام مسلمان اخبارات کو کم از کم ایک سال کے لئے یہ اقرار کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف قلم نہ اٹھائیں گے۔ بلکہ اپنا زور قلم ان مخالفین اسلام کے اعتراضات اور بے جا حملوں کے جواب میں صرف کریں گے۔ جو آئے دن خدا کے دین متین پر کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ عہد کریں کہ وہ کوئی ایسا مضمون نہ لکھیں گے کہ وہ مضامین جن سے بالوضاحت یا اشارۃً کنایۃً اسلامی باہم آویزش کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ اپنے اخباروں میں شائع نہ کریں گے۔

تجویز بہت معقول اور مفید ہے۔ اگر تمام مسلمان اخبار اس پر کاربند ہو جائیں۔ تو اسلام کی بہت بڑی خدمت سرانجام دیں گے۔ اور مسلمانوں کو تباہی سے بچا لیں گے۔

ہمارے نزدیک اس کے ساتھ ہی اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ مولوی صاحبان کو بھی اندرونی تفرقہ اور انشقاق بڑھانے سے باز رکھنے کی کوئی تدبیر کی جائے۔ اور وہ یہی ہو سکتی ہے کہ اخبارات اپنے رویہ میں تبدیلی کرنے کے بعد مولوی صاحبان کی خدمت میں پے بہ پے عرض کرتے رہیں۔ کہ وہ بھی وقت کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ اگر خدا نخواستہ اس کا بھی کوئی اثر نہ ہو۔ تو پھر عام مسلمانوں کو اپیل کی جائے۔ کہ وہ تفرقہ انداز مولویوں کی باتیں قبول نہ کریں۔

سکھوں کی دھمکیاں

کیمبل پور میں جن بے گناہ مسلمانوں کو سکھوں نے قتل کیا۔ ان کے متعلق تو سکھوں نے ہمدردی کا ایک لفظ بھی نہ کہا۔ لیکن اب جبکہ فسادات کے مقدمات عدالتوں میں دائر ہیں۔ حکام کو سکھ ملزموں کے متعلق دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ چنانچہ سکھ اخبار "شیر پنجاب" (۲۹ مئی) لکھتا ہے۔

"ہم ببانگ دہل اس امر کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ بے گناہوں کی سزا یابی کو جہاں تک سکھوں کا تعلق ہے۔ کبھی ٹھنڈے دل سے برداشت نہیں کیا جائیگا۔ اور اس امر کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کہ کسی مصلحت کی بناء پر کسی بے گناہ کو سزا دلوا کر کسی غلط تھیوری کو صحیح ثابت کیا جائے۔ ...... ہمیں امید ہے کہ عدالتوں میں ان مقدمات کے فیصلے سیاسی مصلحتوں کی بناء پر نہیں۔ بلکہ انصاف کی بناء پر کئے جائیں گے۔ مگر اگر خدا نخواستہ سکھوں کے دشمنوں کے منصوبے کامیاب ہوئے۔ اور کسی ایک بھی بے گناہ سکھ کو سزا مل گئی۔ تو اس سے سکھوں میں ایک ایسا ایجی ٹیشن برپا ہوگا۔ جس سے چشم فلک اب تک ناآشنا رہی ہے۔"

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ حکام اس قسم کی دھمکیوں سے کہاں تک اثر پذیر ہوتے ہیں۔ اور بے گناہ مسلمانوں کے خون کس کے سر چڑھتے ہیں۔

ڈاکٹر مونجے کی خلاف ورزی قانون

یہ دوسری بار ہے۔ کہ ڈاکٹر مونجے نے جو مسلمانوں کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ان احکام کی خلاف ورزی کی ہے۔ جو ان کی زبان بندی کے متعلق جاری کئے گئے تھے۔ پہلی دفعہ پنڈت مالویہ اور ڈاکٹر مونجے نے کلکتہ میں مجسٹریٹ کی ممانعت کے باوجود ایک جلسہ عام میں تقریریں کیں۔ اور اب ساونت میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہندوؤں کے ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر کی جس میں ہندوؤں کو شدھی اور سنگھٹن کا کام جاری رکھنے کی تلقین کی۔ تقریر کے بعد ڈاکٹر مونجے بڑودہ کو روانہ ہو گئے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اگر اپنے احکام کی تعمیل نہیں کرا سکتی۔ تو جاری ہی کیوں کرتی ہے۔ اگر پہلی دفعہ کی خلاف ورزی قانون پر گورنمنٹ دم بخود نہ رہ جاتی۔ تو اب دوسری دفعہ ڈاکٹر مونجے کو اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ گورنمنٹ اس طرح نہ صرف اپنے احکام اور قوانین کی ہتک برداشت کر کے اپنا وقار کھو رہی ہے۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے بھی مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ گورنمنٹ بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ بلکہ ان سے ڈرتی ہے۔ ان کے حوصلے مسلمانوں کے خلاف جس قدر بڑھ رہے ہیں۔ ظاہر ہے۔

مہاراجہ جموں کا قابل تعریف فعل

معلوم ہوا ہے۔ کہ جموں و کشمیر کے روشن دماغ اور رعایا پرور مہاراجہ صاحب بہادر نے ایسے احکام جلد در ریاست میں نافذ فرمائے ہیں جن سے شراب کے استعمال میں بہت کچھ کمی واقع ہو جانے کی امید ہے۔ مہاراجہ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ صوبہ جموں و کشمیر میں ان احکامات کی نہایت سختی سے تعمیل کرائی جائے۔ بلا شبہ مہاراجہ صاحب بہادر والئے جموں و کشمیر کا یہ فعل بنظر استحسان دیکھے جانے کے قابل ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ مہاراجہ صاحب بہادر ایک قدم اور آگے اٹھا کر شراب کے من کل الوجوہ بند کر دینے کی عزیمت بھی فرمائیں گے۔ اور دیگر مخرب اخلاق امور کے دفعیہ و انسداد کی طرف بھی بہت جلد عنان توجہ پھیریں گے۔ کیا دیگر والیان ریاست بھی اس طریق کار کو اختیار کر کے ان بدیوں اور برائیوں کی جڑھ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے جوہر ہمت دکھائیں گے۔

یہودیوں کی ذلت عبرت

اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں یہودیوں کی مجموعی تعداد ۱۵۷۸۱۷۱۹ ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے ایک پاک فرشتہ اور نبی کے انکار اور مخالفت کی وجہ سے جو ذلت اور مسکنت ان پر ڈالی جا چکی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ لگ جاتا ہے کہ یہ اتنا کثیر التعداد ہے۔ مگر ڈیڑھ کروڑ سے متجاوز ہونے کے باوجود دنیا میں ان کی کوئی طاقت اور عزت نہیں ہے۔

مسلمانوں کو بھی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا وقت آنے سے آگاہ کیا تھا لیکن افسوس مسلمانوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ اور آج ان لوگوں کے مظالم اور تشدد کا آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔ جو کل تک ان کی غلامی باعث فخر سمجھتے تھے۔ کاش اب بھی مسلمان دینی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔

ہندوستان کی قدیم اقوام کی بیداری

قدیم اقوام کے ماہواری رسالہ "آدی ہندو" لکھنؤ کے ماہ گذشتہ کے پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ بابو رام چرن صاحب ملاح وکیل و ممبر کونسل ممالک متحدہ نے ہندو سبھا کی ممبری سے اسلئے استعفاء دیدیا ہے۔ کہ پس ماندہ اقوام کی فلاح و بہبود ہندو سبھا سے بالکل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کی وجہ سے از حد نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس اطلاع کو درج کرتے ہوئے رسالہ مذکورہ لکھتا ہے "پست اقوام سے تعلق رکھنے والے صاحبان جو آریہ سماج یا ہندو سبھا میں شریک ہیں۔ وہ جناب وکیل صاحب کے استعفاء سے سبق حاصل کریں۔"

قدیم اقوام کی یہ بیداری قابل تعریف ہے۔ یہ اقوام صرف اپنی علیحدہ ہستی اسی صورت میں قائم رکھ سکتے ہیں اور اپنے حقوق اسی حالت میں حاصل کر سکتے ہیں۔

ہندوؤں کے لیڈر اور ہندو

لاہور کے ہندوؤں کو اپنے لیڈروں کے متعلق پہلے سے ہی شکایت تھی۔ کہ وہ فسادات کے دنوں میں اپنے گھروں سے نہیں نکلے۔ لیکن اس شکایت میں مسز نیڈو کے ایک بیان نے بہت زیادہ قوت پیدا کر دی ہے۔ مسز موصوف ان دنوں جبکہ فساد ہوئے لاہور میں ہی تھیں۔ انہوں نے ایک اخبار کے نامہ نگار سے ہندو لیڈروں کے متعلق کہا "میں ان لیڈروں پر افسوس کرتی ہوں۔ جو گھروں سے نہ نکلے۔ کیونکہ ان کی بیبیاں انہیں گھر سے نکلنے نہ دیتی تھیں"

اس کا جواب ہی ہندو لیڈروں کے پاس کیا ہے۔ جیسا وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ "شیر بجان بھائی پرمانند جی" ہندوؤں کو یہ کہکر چپ کرانا چاہتے ہیں۔ کہ

"ہندوؤں نے کب اور کس کو اپنا لیڈر مقرر کیا ہے۔ جس سے اب جواب دہی کی جاتی ہے"

چلو چھٹی ہوئی۔ ہندوؤں نے کسی کو اپنا لیڈر مقرر کیا۔ اور نہ کوئی ان کا لیڈر ہے۔ لیکن یہ صرف اسی وقت تک کی باتیں ہیں۔ جبکہ لیڈروں سے جواب طلب کیا جا رہا ہے۔ جب لیڈر بننے کا موسم آئے گا خاص کر الیکشن کے زمانہ میں تو اس وقت لیڈری کے مدعیوں سے ہندوؤں کو پوچھنا چاہئیے۔ کہ آپ کو کب اور کس نے لیڈر بنایا ہے۔

ایک مسلمان ڈاکٹر کی رحم دلی
اور
ایک سکھ ڈاکٹر کی سفاکی

فسادات لاہور کے ایام میں مسلمانوں نے ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ جس شرافت اور انسانیت کا سلوک کیا۔ اس کا پتہ ان متعدد شہادتوں سے لگ سکتا ہے۔ جو مسلمان اخبارات میں ہندوؤں کی طرف سے شکر گذاری کے طور پر شائع ہوئیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہندوؤں نے کسی مسلمان کی امداد کر کے اسے ممنون احسان بنانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اس سے تو قومی لحاظ سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں فرق معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر انفرادی لحاظ سے مقابلہ کرنا ہو۔ تو اس کے لئے بھی واقعات موجود ہیں۔ جن میں سے ایک کا اس وقت ذکر کیا جاتا ہے۔

ایک سکھ ڈاکٹر کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ "کہ حویلی کابلی مل میں چراغ الدین نام ایک مسلمان سنگھنیوں کے ہاتھوں زخمی ہوا۔ اور مجروح کے ورثا اسے ڈاکٹر سنت سنگھ کے دواخانہ واقع متصل حویلی کابلی مل میں لے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر مذکور نے مجروح کے زخم پر زہر آلود پٹی باندھ دی جس کی وجہ سے مجروح انتقال کر گیا۔ پولیس کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ تو اس نے سنت سنگھ کو دفعہ ۳۰۲ قانون تعزیرات ہند کے تحت گرفتار کر لیا۔ مقدمہ عنقریب عدالت میں پیش ہوگا"

یہ واقعہ اگر صحیح ہے۔ تو سکھ ڈاکٹر کی سفاکی اور بے رحمی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں سکھ اخبار شیر پنجاب (۲۹ مئی) کا وہ بیان ملاحظہ ہو۔ جو اس نے فسادات کے دنوں میں "ایک مسلمان ڈاکٹر کی رحم دلی" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اصل واقعہ بیان کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے "ایک مسلمان ڈاکٹر۔ ایم۔ الیف شاہ صاحب نامی نے اس ابلا استری کی جان و آبرو بچائی۔ وہ اسے غنڈوں سے بچا کر اپنے مکان پر لے گئے۔ اور وہاں سے خود بحفاظت گوردوارہ شہید گنج بھائی تارو سنگھ صاحب میں پہنچا گئے"

"شیر پنجاب" نے ان ڈاکٹر صاحب کا ان الفاظ شکریہ بھی ادا کیا ہے "ڈاکٹر ایم۔ الیف شاہ صاحب اس شرافت انسانیت اور رحم دلی کے لئے ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ جو انہوں نے ایک سکھ دیوی کی جان و آبرو بچانے میں دکھائی"

کیا اس شکریہ کے ساتھ "شیر پنجاب" سکھ ڈاکٹر کی سفاکی پر بھی اظہار نفرت کرے گا؟

ہندوؤں کا افسوسناک سلوک بیواؤں سے

ہندوؤں نے اگرچہ اسلام کی خوشہ چینی کر کے بیواؤں کی شادی کرنے کا رواج شروع کر دیا ہے۔ جو ہندو دھرم سے صریحاً بغاوت ہے۔ لیکن پھر بھی ایسے لوگوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ جو ہندو دھرم کے ساتھ اپنی پوری وفاداری رکھتے اور اس کے احکام پر کاربند ہونا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

بنگلور کی ایک خبر ۱۶ مئی کے تیج میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ "کولار کے اسپیشل مجسٹریٹ نے ایک نوجوان ہندو بیوہ کے باپ اور بھائی کو اس کے چچا کے استغاثہ کی بنا پر اس جرم میں ماخوذ کیا۔ کہ ملزمین نے بیوہ کا سر مونڈ دیا اور اس کے زیورات چھین لئے۔ صفائی کی طرف سے یہ عذر پیش کیا گیا۔ کہ بیوہ کا سر ہندو دستور کے مطابق مونڈا گیا ہے۔ مجسٹریٹ نے قید اور جرمانہ کی سزا دی"

اگرچہ بیواؤں سے اس قسم کا سلوک نہایت ہی افسوسناک ہے۔ لیکن اس کا ذمہ دار وہ مذہب ہے۔ جو اپنے پیرؤوں کو اس قسم کی تعلیم دیتا ہے۔ اس پر عمل کرنے والوں کا اگر کوئی قصور ہے

تو صرف یہ کہ کیوں ایسے خلاف عقل و فطرت احکام دینے والے مذہب کی پابندی کرتے ہیں۔ اور کیوں عقل و سمجھ سے کام لیکر خدا تعالےٰ کا سچا دین اسلام قبول نہیں کرتے۔

لیکن ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کے فعل پر مجسٹریٹ کے سزا دینے کو ہندوؤں نے کیوں اپنے دھرم میں دست اندازی قرار دیکر اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ کیا ان کا یہ منشاء ہے۔ کہ ویدک دھرم کے اس قسم کے خلاف عقل اور خلاف دانش احکام کو سرکاری افسر اپنے احکام کے ذریعہ ملیا میٹ کر دیں۔

584

اسلامی الفاظ سے ہندوؤں کی عداوت

جن لوگوں میں کینہ اور دشمنی اس حد تک سرایت کر چکی ہے۔ کہ وہ کسی دوسری قوم کی زبان کا لفظ بھی بولنے اور سننے کے روادار نہ ہوں۔ ان سے کسی بھلائی کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اخبار ملاپ (۲۸ مئی) لکھتا ہے۔

"پونہ میں مہاراشٹر کانفرنس کا بارھواں سالانہ جلسہ شری بت کوہٹکار کی صدارت میں ہوا جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ مذہبی لٹریچر سے اسلامی الفاظ کو نکالنے کیلئے زبردست پروپیگنڈا کیا جائے۔ یہ پروپیگنڈا مذہبی لٹریچر میں ایک زندگی پیدا کر دے گا"

کاش یہ پروپیگنڈا ان لوگوں میں بھی زندگی پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اور انہیں سمجھ آ جائے۔ کہ دنیا میں وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے۔ جو اپنے اندر زندہ رہنے کی طاقت اور قوت پیدا کرے۔ جو قوم کسی کے سہارے جیتی ہے۔ یا دینی زندگی کا انحصار دوسروں پر رکھتی ہے۔ اس سے اور اس کی زبان سے وہی سلوک کیا جاتا ہے۔ جو آج مسلمانوں اور ان کی زبان سے ہندو کر رہے ہیں۔

سات کروڑ ۲۳ کروڑ کو ہضم کر سکتے ہیں

تمام ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی تحریک کے متعلق اخبار پرکاش (۲۹ مئی) لکھتا ہے۔

"تیئیس کروڑ کا سات کروڑ کو ہضم کرنا مشکل نہیں۔ لیکن سات کروڑ کا تیئیس کروڑ کو ہضم کرنے کا خیال بھی مضحکہ خیز ہے"

۲۳ کروڑ کے ہاضمہ کی قوت کے معلوم نہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ تیز ہاضمہ کا دعویٰ آریہ سماج کو ہے۔ لیکن کیا آج تک اس نے سات قابل ذکر اور مذہبی لحاظ سے کوئی وقعت رکھنے والے بھی ہضم کئے۔ کیا دھرمپال اور ستیہ دیو کا تازہ واقعہ اسے یاد نہیں۔ اس کے مقابلہ میں سات کروڑ کے متعلق معلوم ہے کہاں سے آئے۔ ہندوؤں میں سے ہی آئے جب باہر کی ایک قلیل تعداد نے ان کروڑوں انسانوں کو ہضم کر لیا۔ تو اب... [illegible]

تعدد ازواج کا پُر حکمت قانون

(حضرت مسیح موعود کے ایک قدیم اور عالم صحابی کے قلم سے)

انّ ھدی اللّٰہ ھو الھدٰی۔ خدا تعالےٰ نے انسانوں کے لئے قوانین کی جو ترتیب دی ہے۔ یقیناً اسی میں ان کی فلاح دارین ہے۔ نہ کہ انسان کے کمزور علم اور اس کے کمزور تجربہ کی بنا پر۔ یہی ہدایت انسان کے لئے رحمت ہو سکتی ہے۔ اسی پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تفصیل ہے۔ اور اسی میں اس کی تمام ان ضروریات کا مفصل ذکر ہے جو وقتاً فوقتاً اس کے پیش آسکتی ہیں۔ قوم بنانے کے لئے۔ اور قوم کو مضبوط کرنے کے لئے۔ اس کے اعتقادی شیرازہ کی پیوستگی۔ اس کے عمل اعمال کی صحیح فہرست جو ہمیشہ کے لئے اس کے دل کی تسلی اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو سکتی ہے۔ سب با حسن ترتیب اس میں درج اور مذکور ہے۔ منجملہ ان تمام امور کے جو قوم کے اتحاد کے لئے اس کی کامیابی کے لئے اس کو قعر ضلالت اور قعر ذلت سے نکالنے کے لئے مفصل طور سے اس ہدایت اللہ میں درج ہیں۔ تعدد ازواج کا مسئلہ بھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قلت نے کئی بار روحانی حالت کی استواری کی وجہ سے بہت سی کثیر جماعتوں پر غلبہ پا لیا ہے۔ اور اس کو شکست دے دی ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی کلام نہیں۔ کہ کنتم قلیلاً فکثرکم بھی انعام الٰہی کی طرف بالضرور کھلا اور صاف اشارہ ہے۔ جسے ہم ہدایت الٰہی میں پاتے ہیں اور ضرور پاتے ہیں۔ قوم کی کثرت ہو اور روحانی حالت اچھی ہو تو سونے پر سہاگہ ہے۔ ورنہ کثرت بذات خود بھی سیاسی حصول میں بہت سی کامیابیوں کا زریں سہرہ اپنے سر پر باندھے بغیر نہیں رہ سکتی۔ دنیا میں ایک زمیندار جس کے چھ سات جوان بچے ہوں سارے گاؤں پر حکومت کرتا ہے۔ وہ وہاں کا گویا بادشاہ ہوتا ہے۔ باقی تمام اس کے رعب سے کانپتے ہیں۔ اور اس کی رفاقت کو نعمت غیر مترقبہ خیال کرتے ہیں۔ کثرت کا رعب غیر مسلم شے نہیں ہو سکتا۔ اور روزانہ مشاہدوں کو نسیاً منسیاً نہیں کیا جا سکتا اور یہ مثل بھی غیر موزوں نہیں۔ کہ دو گیدڑ بھی شیر کو مار سکتے ہیں۔ اور ایک کا علاج بھی دو خوب ہی کر سکتے ہیں۔ بے شک کثرت کے فوائد اور کثرت کے حصول کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے دلائل کی تلاش میں بہت سی کمزوری پیش نظر آسکتی تھی۔ اگر ہم فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع۔ اور کہ لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ وان تصلحوا وتتقوا فان اللّٰہ کان غفوراً رحیماً ہ کے قوانین نہ پاتے۔ جو خدا تعالےٰ کے بے انتہا وسیع علم نے ہمارے لئے تجویز کئے ہیں۔

دو دو تین تین چار چار عورتوں کو نکاح میں لاؤ۔ اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اتنی انسانی کمزوری بشرطیکہ اصلاح کا خیال ہو معاف ہو سکیگی۔ جبکہ تم کالمعلقہ تک بات کو نہ پہنچا دوگے۔ ہاں تجربۃً تم بالکل ہی بودے ثابت ہو۔ تو بے شک ایک ہی پر کفائت کر سکتے ہو۔ جبکہ اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی کی شرط ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جس سے اس کا عاری ہونا گویا تقویٰ سے عاری ہوتا ہے۔ تو کونسا مسلمان ہے جو اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کریگا۔ اور وہ کیسا مسلمان ہے جو عدل کا مادہ اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے تساہل سے کام لیگا۔ اسلام میں تبتل اور رہبانیت منع ہے۔ اسی لئے کہ فطرت کے خلاف امر ہے۔ اور اسی لئے کہ خالق کی صفت کے خلاف ایک عادت بنانے کی طرف میلان ہے۔ پھر اگر وہ شخص جو اہل ہو۔ جس کو توفیق ہو۔ جس کے قویٰ اور مال میں وسعت ہو۔ وہ باوجود استطاعت کے اگر فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع پر عمل نہیں کرتا تو اسے غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا وہ رہبانیت کے مترادف اور اس کے مفہوم کے اندر تو اپنا دائرہ محدود نہیں کر رہا۔ رہبان اکیلا رہنا چاہتا ہے۔ اس لئے کہ تردد ات میں پڑنا ایسی تکلیف ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے زیادہ سکون اور زیادہ بے فکری کا ملنا محالات سے ہے۔ پھر کیا نسبتاً وہ شخص جو ہر طرح وسعت اور طاقت رکھتا ہے۔ اپنی استطاعت کے اندر اس سے زیادہ تن عیش پرست تو نہیں۔ جو باوجود اس سے ہر طرح کی وسعت رکھنے کے اسلام کی خاطر اس حکم سے جان بوجھ کر گریز کرتا ہے۔ اور قومی خدمت اور حزب اللہ میں کثرت کرنے سے محروم رہتا ہے۔ کیا انا اعطینٰک الکوثر کے خلاف تو وہ نہیں کرتا ہے۔ اور کیا من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج کے پورے مفہوم کو وہ اپنے اندر لے رہا ہے۔ یعنی جو نکاح کی مقدرت رکھتا ہے وہ بالضرور نکاح کرے۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ صحابہ بالکل ہی نادار ہوتے ہوئے بھی نکاح کر لیتے تھے۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امت کے بچوں کے پاس سے گذرتے تھے۔ تو ان کے لئے سلامتی کی دعا کرتے تھے۔ آپ کو امت کی کثرت سے خوشی ہوتی تھی۔ اور آپ نکاح کی ترغیب میں فرمایا کرتے تھے میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔ پھر جو مالی وسعت نہ رکھتا وہ لونڈیوں سے نکاح کرتے۔ کیا یہ تمام امور اسبات پر دلالت نہیں کرتے ہے کہ امت کی کثرت کا خیال خدا تعالےٰ کو اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو ان کے عملی نمونہ سے جبکہ وہ دو دو تین تین چار چار عورتوں سے نکاح کرتے تھے، تھا۔

کیا گذشتہ زمانے کی محصنات کے ضمائر نرالے ضمائر تھے۔ کیا ان کو سوتنکیں ایسی ہی بُری لگتی تھیں۔ جیسی کہ آج کل کی محصنات کو لگتی ہیں۔ اگر وہ اچھے لباسوں اور عمدہ کھانوں کی ایسی ہی شائق تھیں جیسی آج کل کی اناث۔ تو پھر وہ کیوں اس صعوبت کو پسند کرتی تھیں۔ کیا ان کے سینوں میں ایسے ہی نازک دل نہ تھے۔ جو آج کل کی لیڈیوں کے سینوں میں ہیں۔ کیا ان کے رقابت کے احساسات بالکل ملیامیٹ ہو گئے تھے۔ کیا شراکت کی آنچ ان کے صدور سے بالکل بجھ گئی تھی۔ بات یہ ہے۔ ان کے سینوں میں وہ ایمان تھا۔ کہ آج کل کی لیڈیوں کے سینوں میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ وہ اسلام کی خدمت کے لئے اپنے نفوس کے حظوظ پر ٹھوکر کھانا بھی پسند نہ کرتی تھیں۔ وہ ایسی عیش پرستی پر ہزار لعنت بھیجتی تھیں۔ جو اسلام کے غلاموں میں قلت پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی تھی۔ وہ زندہ دل تھیں۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی تھیں۔ اس لئے وہ اسلام کی خدمت کے لئے قیمتی جوہر نکالتی تھیں۔

ایک مسلمان کی زندگی خواہ وہ مرد ہے۔ خواہ صنف نازک سپاہیانہ زندگی ہے۔ جاھدوا فی اللّٰہ حق جہادہٖ ان کا مطمح نظر ہے۔ دینی خدمت ان کا کام ہے۔ اس کو ہر طرح انجام دینا ان کی ضروری ڈیوٹی ہے۔ فی زمانہ ہی کثرت کی مضطربانہ پیاس بنی نوع انسان میں نہیں پائی جاتی۔ بلکہ ہر زمانہ میں اسکی ضرورت رہی ہے۔ اور آئندہ بھی جب تک کہ دنیا آباد ہے رہے گی۔ مقابلہ کے وقت ہمیشہ ہی سپاہیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور ایک دو پر قناعت نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ لاکھوں کی تعداد کو جمع کیا جاتا ہے۔ سر توڑ کوشش ہوتی ہے۔ اور لاکھوں روپے اس کام کے لئے خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ دوسری اقوام عملی طور سے اپنی تعداد بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن مسلمان باوجود اس الٰہی نسخہ کے ہوتے ہوئے اس پر عمل کرنا چنداں ضروری خیال نہیں کرتے۔ ان کی تعداد ان کی بلا سے کم ہو۔ یہ دوسروں کے ماتحت رہیں۔ یہ ذلت کی زندگی بسر کریں۔ یہ شکاری کے ہاتھ میں چڑیا کی طرح ہوں مگر یہ ہیں وہی حزب اللہ جس کے متعلق الا ان حزب اللّٰہ ھم الغالبون کا وعدہ ہے۔ بس یا ایہا الذین آمنوا سے عمل صالح کی شرط ہے۔ تمہارے کاموں میں جب تک اس طرح اصلاح نہ ہوگی۔ جس طرح کہ حقیقی اصلاح کے لوازمات میں ہوا کرتی ہے تب تک خوب یاد رکھو۔ تم وہ درجہ وہ پایہ وہ فضیلت اور وہ مرتبہ ہرگز حاصل نہیں کر سکو گے۔ جس میں وہ سطوت وہ حکومت اور وہ شاہانہ جلال ہوا کرتا ہے۔ جو کبھی زمانہ میں تمہیں نصیب تھا۔

ایک دفعہ ایک صحابیہ تشریف لاتی ہیں۔ اپنا نفس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کرتی ہیں۔ مگر آپ دیر تک خاموشی سے کام فرماتے ہیں۔ اس پر ایک مرد میدان یوں عرض کرتا ہے۔ یا حضرت آپ کو ضرورت نہ ہو تو میں حاضر ہوں۔ پاس کوڑی نہیں ہے۔

درہم و دینار نہیں - نہ ہی کوئی انگوٹھی تو درکنار کپڑا بھی تمام جسم پر صرف ایک ہی ہے - جو ستر ننگ سے زیادہ نہیں - گھر میں اندوختہ تو کیا ایک وقت کے لئے بھی غذا کا نام و نشان نہ تھا - مگر صرف ایک وسیلہ تھا - جس سے وہ اکیلا نہیں رہ سکتا تھا - ہاں وہ ایک زبردست سفارش تھی - جو اس کو اس کے ارادہ میں کامیاب کرنے کے لئے کافی سے زیادہ زور اپنے اندر رکھتی تھی - اور وہ تھی قرآن شریف کا وجود تھا - جو بطور جہیز کے جو بطور مال و زر کے جو بطور مہر کے جو بطور ہار جات اور زیورات کے دلوں کو تمام دیگر عوارضات سے خالی کئے ہوئے تھا - اور جذ قلوب کو دیگر امور سے خالی کرتے ہوئے ہر گوشے میں اپنی جیتی ہوئی شان سے جاگزیں تھا

کیا اس جوڑے کے دل میں انسانی خواہشات کی گدگدی نہ تھی کیا وہ مال و دولت کو نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے - کیا خدا تعالےٰ کی نعمتیں ان کے گھروں میں کثرت سے تھیں - کیا یہ ان کی خواہش نہ تھی - انسان فطرتاً ہر آرام دہ چیز کو اپنے لئے پسند کرتا ہے - وہ چاہتا ہے - کہ ایک وادی زر و سیم کی بھری ہوئی پائے تو دوسری بھی اس کے لئے کیوں نہ ہو - مگر وہ دولہا اور وہ دلھن بالکل زالے دوں کے نظر آتے ہیں - ہم اس نکار اور تقاضے کا وہاں بالکل ذکر نہیں پاتے ہیں - کہ فلاں کی قوم بڑی ہے اور فلاں کی چھوٹی - کسی سید اور مغل کا جوڑ نہیں ہے یا دانی غریب مسلمان کسی امیر کے شایاں نہیں ہے - وہ ہر دو ہر طرح قانع ہیں اور دم رفاقت بھرتے ہوئے خالی ہاتھوں بدون عطر میں بسی ہوئی پوشاک کے - اور بدوں کسی قسم کے زیوروں کی چمک دمک اور جھنجھناہٹ کے ایک دوسرے کا ساتھ دیتے اور خالی ہاتھ گھر کی راہ لیتے ہیں - فاعتبروا یا اولوالابصار - فاعتبروا یا اولی الالباب - فاعتبروا یا ایہا المسلمون لعلکم تفلحون۔

اللہ عجیب سادگی ہے - کیا ہی سادہ شادی کا سامان ہے - اور کیا ہی مبارک وہ مجلس شادی ہے - جس میں بسہولت تمام امور چند منٹوں میں طے پاتے ہیں - اور خانہ آبادی ہو جاتی ہے -

آپ خواہ کسی قوم کے ہوں - اور اپنے آپ کو کتنا ہی بڑا سمجھتے ہوں - لیکن اس قوم کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں - جن کے متعلق خدا تعالےٰ کے کلام میں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا نہایت ہی خوش کن کلمہ پاتے اور پڑھتے ہیں - میں سچ کہتا ہوں اور بے شک سچ - جو کشتی نوح میں آپ کے لئے لکھا ہے - اسے بغور پڑھیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں -

"امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر نفسانیت کی فربہی کو چھوڑ دو - مگر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا - تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی"

پس اگر آپ ہمدردی سے کام لیں گے - دوسرے کو بھائی تصور فرمائیں گے - کبھی تم کا تکبر نہ کرینگے - تو بالضرور آپ کو وہی رسم پسند آئیگی - جو سید الانبیاء خیر الرسل اور بادشاہ اولین و الآخرین کی مجلس میں ادا کی جاتی تھی اور صرف ایک ہی غرض کیلئے کی جاتی تھی - اور وہ صرف یہی تھی - کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کثرت ہو - اور آپ کی سرداری میں وہ کثرت نظر آئے - جو کسی کے شایانِ حال نہ ہو اور نہ ہونے پائے - بالضرور وہی قوم کثرت کی نعمت کو حاصل کرے گی - جو رسوم شادی میں سادگی کو مد نظر رکھے گی - بہت سی امیدوں کے سبز باغ جسے دھوکا نہ دے سکیں گے - جو اپنے بچوں کی حفاظت جسمانی و روحانی میں پورا زور لگائیگی - جن کے ہاں معصوم بچوں کے دکھ درد معمولی احساسات سے مطالعہ کئے جائیں گے پھر وہ قوم اس نعمت سے سرافراز ہوسکیگی - جو ایک دوسرے کو بھائیوں جیسا خیال کریگی - اسلام کے لئے سب کچھ برداشت کریگی - جس کی نازک صنف اسلام کی کھیتیاں بننا پسند کرے گی - جو اسلام کی خاطر جو اسلام کے خادموں کی خاطر - جو اسلام کے پہلوانوں کی خاطر جو اعلاء کلمۃ اللہ کرنے والوں کی خاطر سوکنوں سے بال نچوانا پسند کریگی - کیونکہ ہم وہی ہیں - جن کے لئے ان صلواتی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی صدا بار بار بلند کرنے کا حکم ہے - پس اے برگزیدہ قوم - پس اے مسیح محمدی کے انصار اور حواریو - بیدار مغزی سے کام لو - اگر تم نے قرآن شریف پر عمل نہیں کرنا - تو پھر کس سے توقع رکھتے ہو، کہ وہ آکر کرے گا - تم بیس سال تعدد ازدواج کے مسئلہ پر عمل کرو - اس مجاہدہ سے کام لو - اسلام کے لئے ہر اس نوع کو پیدا کرو جو تمہارے فروغ کے لئے اس علیم و حکیم خدا نے تمہارے لئے تجویز کی ہے - تو تم یقیناً شمار کرتے ہوئے پاؤگے - کہ تم دگنے نہیں بلکہ آگے سے چوگنے ضرور ہو - غیروں کو مسلمان بنانے کے لئے کوشش کرتے ہو اور اپنے گھروں کو خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی احسن تدبیر کو نہ استعمال کرکے پیارے پیارے بکھرے ہوئے موتیوں سے نہیں بھرتے - تم خوش ہوتے ہو کہ ہمارے دو لڑکے ہیں - تم میں سے اکثر ہیں کہ ایک ہی پر قانع ہیں - تین چار کا وجود نہیں دوبھر نظر آتا ہے - تم اس فکر میں ڈوب جاتے ہو جبکہ تم اللہ کے سوائے اپنا دوبھی کسی تنہا زمیں لاکر یہ گننے بیٹھ جاتے ہو - کہ کیا کریں گے - اولاد تو بہت سی ہوئی اور وہ امور زاق بھی کچھ کمزور سا نظر آتا ہے - اب کس طرح بن پڑے گی - کہاں سے کھائیں گے اور کہاں سے پہنیں گے - اس وقت تم بے شک بالکل ہی فراموش کر دیتے ہو - نحن نرزقہم وایاکم - للہ خدارا اپنی قوم کی فکر کرو - خدا تعالےٰ پر بدظنیوں سے کام نہ لو - للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنۃ - متقی کو وہ بالضرور رزق دیتا ہے - اور اس کی اولاد کا بھی وہ خود ہی ضامن ہے - مگر تمہاری نظر صرف اگر اسلام کے بہبود بڑھانے پر ہو - تو تمہاری ساری تکلیفیں تمہاری ساری تنگیاں تمہاری گھٹا ٹوپ ظلمتیں صرف اسی ایک خیال سے ہی کافور ہو گئی ہے - یوں خدا تعالےٰ کے وعدے تو اس سے بالکل علاوہ ہیں - جو تم رات دن قرآن میں دیکھتے ہو - اور بلند آواز سے پڑھتے ہو - ومن اصدق من اللہ قیلاً۔

ابتداء میں تعدد ازدواج پر عمل کڑا مجاہدہ نظر آئیگا - اخلاق کو بھی درست کرنے میں کچھ دیر لگا کرتی ہے - گھوڑوں کے سدھانے میں بھی دو تین سال سے کم وقت صرف نہیں ہوا کرتا - مگر پھر برق رفتاری باگ کے معمولی اشارے ران کے ادنیٰ دباؤ سے ہویدا ہوتی ہے - نفس انسان بھی ایسا ہی ہے - رفتہ رفتہ خود بخود ہی تہذیب کی طرف آجاتا ہے - ہاں معلم سرگرم ہونا ضروری ہے - دو چار تجربوں سے مایوس نہ ہو جاؤ - اور بے دین وجود تمہارے لئے سد راہ نہ ہونے پائیں - وہ تمہیں ہنسی تمسخر میں اڑائیں - تو انہیں اس نقل و حرکت میں حصہ لینے دو - تم ہمت اور جرأت سے وہ کام کرو جس میں تمہاری قوم کی بھلائی ہے - اور جس سے تم اس شوکت آمیز آواز کو بلند کر سکتے ہو - جو اکثریت کے حلقوں میں اٹھ کر دوسروں پر حیرت انگیز رعب پیدا کر دیا کرتی ہے وما علینا الا البلاغ۔

برقعہ میں طبی اصلاح

اخبار "الفضل" مورخہ ۱۷ ؍ مئی ۱۹۲۷ء میں جو مضمون بعنوان "موجودہ برقعہ میں ایک طبی اصلاح" چودھری محمد شاہ نواز صاحب اسسٹنٹ سرجن قادیان نے شائع فرمایا ہے - اس کے متعلق عرض ہے - کہ برقعہ کی جالی کے بجائے ہلکے سیاہ رنگ یا شربتی رنگ کے شیشے مستعمل کرنے پر بھی برقعہ پوش کی آنکھیں صاف عیاں نظر آئینگی - اور مزید برآں رات کے وقت ان کا استعمال دقت پذیر ہوگا - اور بصارت کیلئے مضر بھی - سورج کی کرن شربتی رنگ کے شیشے سے منعکس ہو کر جو غیر معمولی چمک پیدا کرتی ہے - لطیف آنکھیں اس کی متحمل نہ ہو سکیں گی - زیادہ گہرے رنگ کے شیشے - جن میں آنکھ نظر نہ آئے - استعمال کیلئے تجویز کئے جائیں - تو وہ بھی بینائی کے لئے ضرر رساں ثابت ہونگے کیونکہ ولسن گوگل یا آئی پروٹکٹر جن میں ویسے ہی شیشے لگے ہوتے ہیں بموسم گرما میں ہی آنکھوں کو دھوپ - چمک اور آندھی - گرد و غبار سے بچانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں نہ بجز کسی مرض کی حالت کے - اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ موسم گرما میں تمازت آفتاب کے باعث دھوپ میں غیر معمولی چمک پیدا ہو جاتی ہے - اور اس چمک کی تیزی سے آنکھ کی پتلی سکڑ جاتی ہے - جس کو اعتدال پر رکھنے کے لئے رنگین چشمے استعمال کئے جاتے ہیں - اگر زیادہ گہرے رنگ کے چشمے استعمال کئے جائینگے - تو اول پتلی حد اعتدال سے زیادہ پھیل جائیگی - اور دوم ایسے شیشوں کو متواتر استعمال سے آنکھوں کی چمک برداشت کرنے والی حس کمزور ہو جائیگی - لہذا ہم تجویز پیش کرتے ہیں - کہ اگر جالی یا ان رنگین شیشوں کے بجائے "لین کرکس لنز برنگ ع ۱" استعمال کئے جائیں - تو بجلی کی روشنی اور دھوپ کی چمک سے آنکھ محفوظ رہے گی۔

فتنہ پسند احمدی ہیں یا آریہ سماجی؟

عرصہ ہوا لالہ کاشی ناتھ صاحب بی۔ اے مشہور آریہ سماجی نے لکھا تھا۔

"دوسروں پر جھوٹے الزام اور اتہام لگانا۔ اور ان کو بدنام کرکے گرانا۔ آریہ سماج کے اندر ایک آرٹ (ہنر) بن گیا ہے۔"

(اخبار پرکاش ۱۰ر اگست ۱۹۲۹ء)

یہ جو کچھ لکھا یا فرمایا تھا۔ واقعی درست اور صحیح تھا جس کی مثالیں سماجی اخباروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ اور اگر ان لوگوں کی اس عادت کا تازہ نمونہ دیکھنا ہو تو ۸ مئی کا آریہ گزٹ اٹھا کر دیکھ لیا جائے جس میں ایڈیٹر صاحب نے اپنی آئی دوسروں پر لگانے کے مصداق ہو کر امن پسند احمدیوں پر شرانگیزی کا جھوٹا اور شرمناک الزام لگایا ہے۔ ان کے لکھے ہوئے الفاظ یہ ہیں۔

"آریہ سماجی امن پسند ہیں۔ وہ نہایت شانتی سے اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ احمدیوں کے شرانگیز پروپیگنڈا کی وجہ سے ہی تو آج ہندوستان کی حالت کیا سے کیا ہو گئی۔ اور اگر یہ احمدی پروپیگنڈا جاری رہا۔ تو نہ معلوم کیا سے کیا (حالت) ہو جائیگی"

ناظرین خود ہی غور فرمائیں۔ ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ کا آریوں کو امن پسند اور احمدیوں کو شرانگیز بتلانا اپنے اندر کچھ بھی حقیقت رکھتا ہے؟ کیا وہ احمدی جنہوں نے آج تک کسی ایک فساد میں بھی حصہ نہ لیا۔ وہ احمدی جو ہڑتال کرنے تک کے مخالف ہیں۔ وہ احمدی جنہوں نے ماریں کھائیں۔ پتھر کھائے۔ دکھ دیئے گئے۔ مگر ہاتھ تک نہیں اٹھایا۔ شرانگیز ہو سکتے ہیں؟

اگر احمدی فتنہ انگیز ہوتے۔ اگر احمدی ملک کے امن کو برباد کرنے والے ہوتے۔ اگر احمدی ہندو مسلمانوں کو لڑانے والے ہوتے۔ تو ضروری تھا۔ کہ آریوں کی طرح ملک کے مختلف حصوں میں ان کے جلسے حکماً بند کئے جاتے۔ ان کے لیکچراروں کی زبان بندیاں ہوتیں۔ ان کے جلوس روکے جاتے۔ ان کی کتابیں ضبط ہوتیں۔ ان کے اخبار بند کئے جاتے۔ ان کو سزائیں ملتیں۔ ان کو ریاستوں سے خارج کیا جاتا۔ ان پر گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن رپورٹوں میں بدنیاتی اور شرانگیزی کا فتویٰ لگایا جاتا۔

پولیٹیکل لیڈر۔ مذہبی سرگروہ۔ اہلکاران گورنمنٹ بھی ان پر جھگڑالو اور فتنہ پرداز ہونے کا جرم عائد کرتے لیکن جب احمدیوں کا کوئی جلسہ بند نہیں کیا گیا۔ ان کے کسی لیکچرار کی زبان بندی نہیں ہوئی۔ ان کا کوئی جلوس نہیں روکا گیا۔ ان کی کوئی کتاب یا رسالہ ضبط نہیں ہوا۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی ہندو مسلم فساد کی علت میں کبھی گرفتار کرکے سزا نہیں دی گئی۔ ان کو کسی ایک ریاست سے بھی بوجہ شورش پسندی خارج نہیں کیا۔ انہیں کسی ہی پولیٹیکل لیڈر نے ہندوستان کے امن کو برباد کرنے والا نہیں بتلایا۔ اور نہ ہی گورنمنٹ نے ان پر بدنیاتی اور فتنہ خیزی کا فتویٰ لگایا ہے۔ ایسی حالت میں اس سماجی ایڈیٹر کا امن پسند احمدیوں پر شرمناک بہتان باندھنا لالہ کاشی رام کے قول کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ دوسروں پر جھوٹے الزام لگا کر انہیں گرانا چاہتے ہیں؟

کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ جن لوگوں کی شورش پسندی اور فتنہ انگیزی کے چرچے ہر ایک کی زبان پر ہوں۔ وہ تو امن پسند کہلائیں۔ اور جنہوں نے ہر قسم کے فساد اور فتنوں سے اپنے آپ کو نمایاں طور پر الگ تھلگ رکھا۔ وہ شرانگیز سمجھے جائیں۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ شرمناک الزام تراشتے وقت ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ کو گاندھی جی کا وہ مشہور فتویٰ کیسے بھول گیا۔ جس میں انہوں نے آریوں کے متعلق صاف لفظوں میں لکھا تھا "ان کی عادتیں مخاصمت پسند ہیں۔" پھر ٹائمز آف انڈیا کا محاکمہ بھی یاد نہ رہا۔ جس میں لائق ایڈیٹر نے لکھا تھا "اس وقت جو ہندوستان کے ہر گوشے میں قومی تنازعات برپا ہیں۔ ان سب کی ذمہ دار آریہ سماج ہے۔"

اسی طرح یاد نہیں چندر پال کا یہ بیان بھی یاد سے اتر گیا۔ کہ "ہندو مسلم فسادات کی جو فضا ملک میں پیدا ہو رہی ہے۔ آریہ سماج کی سرگرمیاں ہی اس کے لئے ذمہ دار ہیں۔" پھر مسٹر شاستری کے یہ الفاظ بھی یاد نہ رہے "سارے ہندوستان میں آریہ سماج کی کیا قوت حاصل ہے۔ جس نے بیس سال میں انہوں نے خوبی اور بیباکی سے امن کو تباہ کر رکھا ہے۔"

اگر ان مشہور لیڈروں کے بیانات یاد نہ رہے تھے۔ تو کیا جناب اے۔ ڈی بہادر صاحب ایم اے کے یہ الفاظ بھی لوح دل سے محو ہو گئے تھے۔ کہ "آریہ سماج کی پیدائش سے پیشتر نہ ہندو مسلمانوں میں کوئی فساد تھا نہ ہندو مسلمانوں کی آپس میں کوئی منافرت تھی۔ یہ سب آریہ سماج کی شیوہ دہی اور زبان درازی کا ظہور ہے۔" (اخبار ریاست ۱۰ر اگست ۱۹۲۷ء)

گو یہ الفاظ بوجہ حافظہ کی کمزوری کے یاد نہ رہے تھے۔ تو کیا ہٹ دھرم دیدہ کرم چند ایم۔ اے کا یہ نعرہ بھی طاق نسیان کا گلدستہ بنا دیا گیا۔ کہ "مسلمان صدیوں سے اس ملک میں رہتے ہیں لیکن اس قدر فساد ہندو مسلمانوں میں کبھی نہیں ہوا جتنا آریہ پرچارکوں کی تحریر و تقریر نے آگ لگائی ہے۔" اگر یہ اور اسی قسم کے اور بیسیوں حضرات کے فقرے یاد سے یکلخت اتر گئے تھے۔ تو کم از کم یو پی گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن رپورٹوں کے مندرجہ ذیل فقرات تو یاد ہونے چاہیے تھے۔ جن میں آریہ سماج کی بدگوئی اور فتنہ انگیزی کا اس طرح ذکر کیا گیا ہے "ان (آریوں) کی کتب مناظرہ میں درشت کلامی کرنے میں کوئی نمایاں کمی واقع نہیں ہوئی ہے جس میں کہ مثل سابق سچائی و معقولیت کا مطلق لحاظ نہیں رکھا گیا" اسی طرح لکھا ہے "باوجود آریوں کی اشتعال دہی کے عیسائی لٹریچر اعتدال اور زبان کی متانت کے لحاظ سے خاص طور پر ممتاز ہو گیا ہے" (ایڈمنسٹریشن رپورٹ یو پی ۱۹۲۲ء)

اسی طرح اس صوبہ کی رپورٹ بابت ۱۹۱۹ء میں لکھا گیا ہے "ما سوائے ہندو آزمائی کی سپرٹ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور بطور سیاحت کے سوامی دیانند کے پیرو (بدزبانی میں) آسانی سے سبقت لے جاتے ہیں۔ سناتنی ہندو اور مسلمان زیادہ شریفانہ طریقوں کو پسند کرتے ہیں۔ اور اپنے اختلافات میں نہایت متانت سے تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔"

جہاں یہ فقرات یاد رہنے چاہئیں۔ وہاں ساتھ ہی اپنے آریہ بھائیوں کے ہی دو ایک بیانوں کو دماغ کے کسی گوشہ میں جگہ دے دینی چاہیئے۔

ایڈیٹر آریہ پتر کا لاہور نے لکھا تھا "آریہ سماج کے اندر ایک نقص ہے۔ جو دوسری سوسائٹیوں میں مفقود ہے۔ اور یہ اس کے طفیل ہے۔ کہ آریہ سماج بجائے شریف پرشوں (شرفاء) کی سبھا کہلانے کے جھگڑالو لوگوں کا گروہ کہلا رہا ہے۔"

(آریہ پتر کا ۸ر فروری ۱۹۲۴ء)

اور کیا سوامی رام دیو ایم اے نے لکھا تھا "ہم اپنے مجلسوں کو دیکھیں۔ تو ان میں بالخصوص گالیوں کا لمبا سلسلہ ہوتا ہے۔ یا ہندو۔ مسلمان۔ اور عیسائیوں کے معتقدات پر بے جا اور بے وجہ حملے ہوتے ہیں۔ اور یہ یقین ہم کو کہنگی کی طرف لے جا کر نفرت اور دشمنی کے دلدل میں پھنسا رہے ہیں۔"

اور تو اور چند ہفتے گذرے خود آریہ گزٹ میں ہی چھپا تھا "آریہ سماج کے اخبار اور اپدیشک اس وقت پرچار کا کام نہیں کر رہے۔ بلکہ منافرت پھیلانے کا۔"

(آریہ گزٹ ۲۵ر نومبر ۱۹۳۵ء)

پس جب سیاسی لیڈر۔ گورنمنٹ۔ اور خود سماجی سرداروں کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ شورش اور منافرت پھیلانے کا موجب آریہ سماج ہی ہے۔ تو پھر امن پسند احمدیوں کو بغیر کسی وجہ کے آریہ گزٹ کا مطعون کرنا۔ اور اپنے آپ کو امن پسند بتانا کیونکر قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔

امید ہے کہ آریہ گزٹ آئندہ اس قسم کی ذلیل اور شرمناک افترا پردازی سے پرہیز کریگا۔

(فضل حسین احمدی مہاجر قادیان)

الاتحاد ثم الاتحاد

موجودہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ باہمی اختلافات کو دور کر کے دشمنان اسلام کے مقابلہ میں متحدانہ کوشش کریں۔

ہر ذی عقل سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب کہ دشمنانِ اسلام۔ اسلام کی بیخکنی کے لئے متحد ہو کر کوشش کرتے ہیں۔ تو کیا مسلمانوں کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ بھی دشمن کا مقابلہ مل کر کریں۔ نادان ہے وہ جو کہتا ہے۔ کہ پہلے باہمی اختلافات کا دور ہونا ضروری ہے پھر اتحاد ہونا چاہیئے۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ اس صورت میں کبھی بھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ سے جھگڑا شروع کر دیگا۔ یہ کہیگا۔ ہم حق پر ہیں۔ تم یہ بات مان لو۔ وہ کہیگا نہیں ہم حق پر ہیں۔ تم ہم سے مل جاؤ۔ اسی کشمکش میں وقت ضائع ہوگا اور بجائے اتحاد کے منافرت ونفاق پیدا ہوگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج سے قبل بہت دفعہ اتحاد کی کوششیں ہوئیں۔ مگر ان میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ لوگوں نے چاہا۔ کہ پہلے اختلافات مٹائے جائیں۔ پھر اتحاد ہو۔ اس سے بجائے اتحاد کے اور بھی رنجشیں بڑھ گئیں۔

پس اتحاد کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ احمدی ہو یا شیعہ۔ اہلحدیث ہوں یا اہل سنت۔ تمام فرقے امر مشترک پر جمع ہو جائیں۔ مثلاً "اسلام" پر جمع ہو کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم وہ ہیں۔ جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ پس جو کوئی بھی اسلام کی بیخکنی کے لئے کھڑا ہوگا۔ ہم سب ملکر اس کا مقابلہ کریں گے۔

سخت تعجب ہے۔ ان لوگوں پر جو اپنی دنیاداری کے لئے ہر قسم کے اختلافات مٹاتے ہوئے متحد ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ لیکن اگر متحد نہیں ہوتے۔ تو اسلام کے لئے نہیں ہوتے۔ کیا کوئی بھائی اپنے باپ کی رسوائی اور ذلت کو دیکھتا ہوا اپنے بھائیوں سے باوجود اختلاف کے اس لئے پیچھے بیٹھا رہ سکتا ہے کہ چونکہ مجھے اپنے بھائیوں سے اختلاف ہے۔ اس لئے میرا باپ ذلیل ورسوا پڑا ہو۔ میں بھائیوں سے ملکر اس کی عزت محفوظ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پس کیا مسلمان حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کو باپ کی حیثیت کا بھی نہیں سمجھتے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے۔ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ (بقرہ) کہ مومنوں کو غالب محبت اللہ سے ہوتی ہے۔ اگر کوئی ایسا موقعہ آجاسکے۔ کہ ایک طرف دین ومذہب جاتا ہو۔ دوسری طرف مال واولاد اور دنیا جاتی ہو۔ تو مومن کی یہ شان ہوگی۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے گا۔ اللہ کی ذات کو نہیں چھوڑے گا۔ چاہے کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہوتا ہو۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ۔ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے ولد و والد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ پس جبکہ انسان اپنے باپ کی رسوائی و ذلت کو دیکھ کر بے اختیار ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور اپنے باپ کی عزت کو محفوظ کرتا ہے۔ اسی طرح اس کے اندر اپنے آقائے نامدار روحانی باپ کے لئے بھی غیرت بلکہ اس سے بڑھ کر غیرت ہونی چاہیئے۔

کیا وہ باپ جس کے پیارے بیٹے کو اس کی آنکھوں کے سامنے دشمن ذبح کرتا ہو۔ خاموش ہو کر اطمینان سے بیٹھ سکتا ہے۔ نہیں۔ نہیں۔ وہ ممکن کوشش سے اسکا مقابلہ کرے گا۔ بلکہ اپنے مال وجان کو بے دریغ خرچ کر دیگا۔ تا کسی طرح اس کا بیٹا سلامت رہے۔ ایسے وقت میں اس کے پیش نظر صرف یہی ہوگا۔ کہ اس کا بیٹا کیسے سلامت رہ سکتا ہے۔

پس اے بھائیو! اور اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرنیوالو! اس وقت اسلام چاروں طرف دشمن کے نرغے میں ہے آپ اپنے اختلافات کے پیچھے نہ پڑیں۔ بلکہ اسلام کی حفاظت آپ کا مقصد ہو۔ (خاکسار قمرالدین مولوی فاضل از گورداسپور شہر)

خدام انسانیت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سید القوم خادمھم۔ آپ نے عظمت انسانی کا معیار بنی نوع انسان کی خدمت کو قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی نہ کسی رنگ سے اپنے ملک وقوم اور نوع انسان کی خدمت کرتا ہے۔ حقیقت میں وہی سزاوار ہے۔ کہ عزت کیا جائے۔ اور سردار قوم ہو۔ یہ جذبہ اور یہ روح ایک فطرتی چیز ہے۔ اسلام کا دائرہ چونکہ مرکز انسانیت پر کھینچا گیا ہے۔ اس لئے اس کی تعلیم اور عمل میں یہ روح پورے طور پر نشوونما پائی ہوئی نظر آتی ہے لیکن جہاں مسلمانوں نے دینی غفلت اور بدعملی سے اسلام کی دوسری خوبیوں کو عملاً ترک کر دیا۔ یہ روح بھی مفقود ہو گئی اسی جولائی میں اوسٹنڈ میں ایک بہت بڑا عالمگیر اجتماع خدام انسانیت کا ہونیوالا ہے۔ یہ ایک تحریک جدید ہے۔ جو ۱۹۰۵ء میں امریکہ میں قائم کی گئی تھی۔ اور اس کا مقصد اولاً یہ قرار دیا تھا۔ کہ مختلف پیشوں اور حرفوں کے لوگ اکٹھے ہو کر تبادلہ خیال کیا کریں۔ رفتہ رفتہ اس کی ترقی ہوتی گئی۔ اور اس نے اپنا نصب العین Service not self یعنے ذاتیات یا خود غرضی کو ترک کر کے دوسروں کی خدمت کو مقدم کیا جائے۔ قرار دیا۔ شروع میں جب یہ تحریک جاری ہوئی۔ تو اس کے چار ممبر تھے۔ لیکن آج کل دنیا بھر میں اس کے اڑھائی ہزار کلب اور ایک لاکھ چھبیس ہزار ممبر ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اب ممبروں کی تعداد میں ۷ ہزار سالانہ کے حساب سے ترقی ہو رہی ہے۔ گریٹ برٹن میں یہ تحریک ۱۹۱۱ء میں آئی۔ اور گریٹ برٹن اور آئرلینڈ میں اڑھائی سو کلب اور ساڑھے بارہ ہزار ممبر ہیں۔ اس کے مندرجہ بالا نصب العین میں جدید تبدیلی کر دی گئی ہے۔ Service above self

اس انجمن کا سالانہ اجتماع ۲۷ امسال جون میں بمقام اوسٹنڈ ہوگا۔ کنگ البرٹ جو اس کلب کا ممبر ہے۔ اس جلسہ کا افتتاح کریگا۔ اس جلسہ کی ضروریات کے لئے بلجیم کے ساحل پر ۸۰ ہوٹلوں کو سات نمایندگان کے قیام کے لئے ٹھیکہ کیا گیا ہے۔ سات ہزار نمائندے ۸۰ مختلف ملکوں سے آئیں گے۔ اور ایک ہفتہ تک برابر اس کے اجلاس ہوتے رہیں گے۔ سات ہزار نمائندوں کے شامل ہونے کا یقین ہو چکا ہے۔ چار سال پہلے ڈنبرا میں جلسہ ہوا تھا۔ تو دو ہزار آئے تھے۔ امریکہ سے سات بڑے جہازوں کا ایک بیڑا نمایندوں کو لے کر آئیگا۔ کارروائی کے لئے عام زبان انگریزی ہوگی۔ اگرچہ بعض مضامین اٹالین۔ فرنچ اور ہسپانی زبانوں میں بھی پڑھے جائیں گے۔ مختلف زبانیں جاننے والے ترجمان اسی جذبہ خدمت سے کام کریں گے۔ اور ان کی غرض دوسری زبانیں جاننے والوں کی مدد کرنا ہوگا۔ اس تحریک میں [illegible] فری میسنری کی جدید ہیئت ہے۔ مگر اس میں کسی قسم کا اخفا نہیں اور کوئی اسرار نہیں ہیں۔ اس اجتماع کی غرض یہ ہے کہ دنیا میں باہمی غلط فہمیوں کو دور کر کے خیر سگالی اور عالمگیر امن کو پیدا کیا جائے۔ اس قسم کے کلب اور تحریکوں کا پیدا اور قائم ہونا اور اصل اسلام کی طرف لوگوں کا آنا ہے۔ یہ باتیں انہیں کلیۃً اسلام میں مل سکتی ہیں۔ (عرفانی از لنڈن)

اخبار حصار اسلام

بٹالہ سے جناب احمد وجودی صاحب نے اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار شائع کرنا شروع کیا ہے۔ جس کے دو نمبر اس وقت تک نکل چکے ہیں۔ اخبار ظاہری شان اور مضامین کے اعتبار سے قابل قدر ہے۔ ہر اخبار میں بلاک کی ایک اعلیٰ تصویر شائع کرنیکا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اگر استقلال سے اخبار کو چلایا گیا اور اس وقت مسلمانوں کو جن امور کی ضرورت ہے۔ ان کو پیش نظر رکھا گیا۔ تو امید ہے بہت جلد ترقی کریگا۔ سالانہ قیمت چار روپیہ ہے۔ احباب نمونہ منگا کر ضرور ملاحظہ کریں۔ پتہ اتنا کافی ہے۔

منیجر اخبار حصار اسلام۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

وصیت نمبر ۲۵۰۷

میں زینب بی بی زوجہ ڈاکٹر غلام علی صاحب قوم کھانڈ ساکن چھور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بخزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

(۳) میری جائداد اس وقت دو سو ساٹھ (۲۶۰) روپیہ مع حق مہر ہے۔

گواہ شد:- عبد الحمید حاجی ایوب نمبر ۹ کمرشل اسٹریٹ بنگلور

العبد:- زینب بی بی زوجہ ڈاکٹر غلام علی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن انڈین سٹیشن ہسپتال۔ بلاری چھاؤنی احاطہ مدراس

گواہ شد:- غلام علی خاوند موصیہ

گواہ شد:- غلام قادر عفی عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور

وصیت نمبر ۲۴۵۰

میں سید احمد حسن ولد سید منظور علی قوم سید ساکن گڈھی پختہ ضلع مظفر نگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق ... وصیت کرتا ہوں ... میری جائداد ... کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ تیس روپے تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس میں سے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۱۳ر جون ۱۹۲۶ء

گواہ شد: محمد ابراہیم بقاپوری۔ امیر تبلیغ سندھ

العبد:- الموصی سید احمد حسن ولد سید منظور علی ساکن گڈھی پختہ حال وارد مورس لوہاری ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر نگر۔ یو۔پی

گواہ شد:- میر زبید احمد خان عفا اللہ عنہ ساکن دارا داہن تعلقہ روہڑی ضلع سکھر۔ سندھ

لدھیانہ کے تحفے

ناظرین ہم نے اپنی جماعت احمدیہ کی خاطر دریاں اور جانمازیں اچھے کاریگروں سے تیار کروائی ہیں جو دیکھنے میں نہایت ہی خوبصورت اور پائیدار ہیں نہایت مضبوط تحفہ دینے کے لائق ہیں کم سے کم ایک دری یا ایک جانماز ہی منگوا کر دل کا شوق پورا کیجئے۔ اور ان دری۔ اور جانماز کی قیمت حسب ذیل ہے:-

دری خوشنما مضبوط قابل تحفہ طول ۳ گز عرض ۱½ گز فیہ ... طول ۲ گز عرض ایک گز ۲ گرہ ... طول ۲½ گز عرض ۱½ گز فیہ ... طول ۱½ گز عرض ۱ گز ...

طول ۱ گز ۴ گرہ عرض ایک گز ۲ گرہ فیہ ... جانماز مضبوط اور خوبصورت ... طول ... عرض ... مسجد کے نقشے والا پورا ناپ فیہ ... جانماز قسم دیگر پورا ناپ فیہ ...

ملنے کا پتہ شیخ غلام نبی محمد عبد اللہ سوداگران بازار خراد یاں لودیانہ پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب شیخ ایم ظہیر صاحب۔ بی۔اے ایل۔ایل۔بی سب جج بہادر درجہ چہارم۔ بٹالہ

مقدمہ ۲۲۹ ۱۹۲۷ء

بوا دتا ولد جیونا قوم زرگر ساکن تلونڈی رامان تحصیل بٹالہ مدعی

بنام

منشی ولد منشا قوم جوگی ساکن تلونڈی رامان۔ تحصیل بٹالہ مدعا علیہ

دعویٰ دلایا نے مبلغ ۲۱۴/۸/- بروئے حساب بہی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۱۲/۷ حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی نہیں کرےگا۔ تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاویگی۔ تحریر ۳۰/۵

مہر عدالت　　دستخط حاکم

ضرورت

زنانہ ہسپتال میانوالی کے لئے ایک سند یافتہ زنانہ کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ چالیس روپے ماہوار ملے گی۔ اور ایک نہایت موزوں مکان احاطہ ہسپتال میں برائے رہائش مفت ملےگا۔ درخواستیں

صاحب بہادر سول سرجن میانوالی کے نام آنی چاہئیں

اعلان فروخت مکانات ودوکانات سٹور احمدیہ قادیان

حصہ داران کے سخت مطالبات روپیہ حصص خود کو بورڈ آف ڈائرکٹرز سٹور نے دیکھکر مناسب سمجھا ہے۔ کہ بعض مکانات اور دکانات سٹور احمدیہ قادیان کو جو عمارت سٹور کا بیرونی حصہ ہے فروخت کر دیوے۔ اس غرض کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن جن صاحبان کو کسی دوکان یا مکان کے ایسے عمدہ موقعہ پر خرید کرنے کی ضرورت ہو۔ وہ بساطت مینجر سٹور ناظر صاحب تجارت کی خدمت میں درخواستیں بھیج دیں۔ اور قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ حصہ داران کو ترجیح دیجاویگی حسب طلب عمارت سٹور کا نقشہ بھیجا جائیگا۔

المشتہر

مینجر سٹور احمدیہ قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

آنے والی محرم کی تعطیلات کے موقعہ پر سو میل سے زیادہ سفر کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں پر ۲ر جولائی سے لیکر ۱۰ر جولائی تک واپسی کے رعایتی ٹکٹ حسب ذیل شرح پر فروخت ہوں گے۔ جو ۱۸ر جولائی ۱۹۲۷ء تک کام آسکیں گے۔

پہلا اور دوسرا درجہ۔ ایک طرف کا پورا۔ دوسری طرف کا ایک تہائی کرایہ۔

درمیانہ درجہ۔ ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف کرایہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس　　جے۔ اینچ۔ چیز
لاہور مورخہ ۲۸ر اپریل ۱۹۲۷ء　　برائے ایجنٹ

عمدہ اور بڑھیا کپڑا خرید و

اگر آپکو واقعی ہی اعلیٰ درجہ کے کپڑے کی ضرورت ہو تو آپ ہم سے منگوائیں اگر ناپسند ہووے تو آپ پھر ہمکو واپس کر دیویں۔ اور اس سے بڑھکر آپکی کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ کلاہ بڑھیا زری دار مخمل کا فی کلاہ ڈیڑھ روپیہ۔ ریشمی رومال مختلف رنگوں کے فی درجن تین روپے۔ ریشمی ازار بند زری دار مختلف رنگوں کے فی درجن تین روپے۔ جائے نماز چھوٹی فی جائے نماز ڈیڑھ روپیہ۔ ریشمی زنانہ چادریں ... ہماری گرنٹی ... نہایت ہی ... اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ ہمارے گاہکوں نے یہ صافے حد سے زیادہ پسند کئے ہیں۔ ریشمی صافہ سفید ... سات گز لمبائی صافہ چھ روپے۔ آٹھ گز لمبائی صافہ چھ روپے بارہ آنے۔ نو گز لمبائی صافہ سات روپے آٹھ آنے۔ تولیہ پلنگ پوش ... نہایت ہی اعلیٰ درجہ ... تولیہ تین روپے ... جلد منگوائیں۔

ملنے کا پتہ: مینجر سودیشی کھدر برچارک کمپنی لودیانہ۔ پنجاب

بے اولادوں کو اولاد

اگر آپ بے اولاد ہیں۔ اگر آپ حصول اولاد کی خاطر سینکڑوں روپیہ برباد کر کے مایوس ہو گئی ہیں۔ تو آئیں مکرمہ والدہ صاحبہ سے علاج کرا کے اولاد حاصل کریں۔ والدہ صاحبہ قریباً ۳۰ سال سے نہایت کامیابی سے علاج کر رہی ہیں۔ اور اس عرصہ میں بے شمار بے اولاد عورتیں اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ ایسے نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ کھودیں۔ اور آج ہی ایک کارڈ لکھ دیں۔ قیمت فائدہ کے لحاظ سے بہت کم یعنی ... علاوہ محصولڈاک۔ نوٹ۔ آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں۔ جو کہ پوشیدہ رکھے جائیں گے۔ پتہ:-

سید خواجہ علی قادیان پنجاب

الفضل کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہندوستان سے باہر تمام علاقوں میں عقیدت کی آنکھوں سے پڑھا جاتا ہے۔ اجرت اشتہار نہایت واجبی ہے۔ فائدہ اٹھائیے۔

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

(اشتہارات)

حب اٹھرا کا نام
محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے معمور ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ نہایت خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگوا لینے پر فی تولہ ایک روپیہ [illegible]

پتہ
عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

(ہوالشافی)

سرمہ سیمابی

ہم نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ گرمیوں میں آنکھوں میں جلن اور سوزش اور دھوپ کی شدت کا اثر نہیں ہونے دیتا۔ روشنی بڑھانے اور قوت بینائی کو خاص طاقت بخشتا ہے۔ اور بیماری کا حملہ نہیں ہونے دیتا۔ قیمت فی ڈبیہ ۸؍ ۔ ۶؍ کے ٹکٹ بھیجنے پر بھیجا جائیگا

نوٹ :۔ ایک بوڑھے زندگی کو نہ دیا جائیگا۔ کیونکہ صرف چند پیکٹ تیار کئے گئے ہیں۔ تصدیق کے لئے سرٹیفکیٹ ذیل ملاحظہ ہو :۔

"میں نے علاوہ سرمہ تریاق چشم کے سرمہ سیمابی تیار کردہ مرزا حاکم بیگ استعمال کیا۔ آنکھوں کو ٹھنڈک اور روشنی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ تندرست آنکھوں کے لئے یہ سرمہ بہت مفید ہے۔

(خان) راجہ خان۔ افسر مال۔ گوجرات"

المشتہر
خاکسار: مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم،
گڑھی شاہ دولہ صاحب۔ گوجرات۔ پنجاب

(گرنتھ صاحب)

نانک دین و خالصہ دھرم

کتاب خالصہ دھرم (یا) بابا نانک کا مذہب میں بحوالہ گرنتھ صاحب ثابت کیا گیا ہے کہ گرو نانک کا آخری نام ملنگ ونی ہو گیا۔ بابا نانک نے گرنتھ صاحب میں اسلامی نماز روزہ کا حکم دیا۔ سکھی نماز کا حکم نہ دیا۔ مسلمان بننے کا حکم دیا سکھ بننے کا نہ دیا۔ گرنتھ صاحب الہامی کتاب نہیں بلکہ ساختہ آدمیوں نے اسے بنایا۔ قرآن کو جملہ کتب کا امام تسلیم کیا۔ ہندی کے نازبان کو دوزخی۔ سکھ میں جاکا حکم گوردوارہ کا حکم نہیں ہل ہندو کی دوستی اور دیگر مذہب کا مسلمانوں سے نہ روکا۔ شاہان اسلام کے احسانات سکھوں کے گردوں پر۔ فرضی مظالم شاہان اسلام کا ازالہ۔ گورونانک کے مسلمان ہونے کے تیس ثبوت۔ بعض نازک اکتشافات و شبہ اردو گرمکھی میں مع اعراب قیمت عہ۔ علاوہ محصولڈاک

چالیس ہزار کتاب فروخت ہو گئی

ترجمہ انگریزی حصہ اوّل جس میں ماضی مضارع بنانے کے انگریزی ہجو بقواعد مسائل کا کلام مہینہ میں براہ مڈل ازبس مفید قیمت ۸؍ حصہ دوم برائے انٹرنس۔ ۸؍ مجموعہ تفنن خطوط نویسی وغیرہ بعض حصہ اوّل ۶؍ برائے مڈل حصہ دوم برائے انٹرنس و کالج طلباء قیمت ۸؍ یونیورسٹی امتحان میں اکثر انہیں کے سوالات ؎

ملنے کا پتہ :- **ماسٹر عبد الرحمٰن بی۔ اے (مہر سنگھ) قادیان**

زراعتی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کے مشہور و معروف چارہ کترنے کی مشینیں (ٹوکے) آہنی رہٹ (ہلٹ) انگریزی ہل۔ بیلنہ جات۔ فلور ملز۔ خراس۔ ویل چکیاں۔ بیسن پال اور بادام روغن کی مشینیں منگانے کے لئے ہمارا باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے:- ایم عبد الرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز
احمدیہ بلڈنگ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

ضرورت ہے

ایک دوست موقعہ کی ایک عمدہ پختہ دوکان ادائیگی قرضہ کے لئے فروخت کرتا ہے۔ اگر ایسی دوکان خواہش سے کوئی خریدنا چاہے۔ تو تین ہزار روپے سے کم ملنی مشکل ہے۔ اس وقت آپ کو صرف پندرہ سو روپیہ میں مل سکتی ہے۔ فرش پختہ و کھڑہ بنا ہوا ہے۔ اور چھپر بھی جستی چادروں کا لگا ہوا ہے۔ زینہ بھی پختہ بنا ہوا ہے۔ گویا ہر طرح سے مکمل ہے۔ یہ دوکان قادیان میں سٹور اور بازار پختہ کے وسط میں ہے۔ خط و کتابت معرفت

قاضی اکمل صاحب قادیان پنجاب

اعلیٰ شہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی شہدی و پشاوری لنگیاں ہر رنگ کی فروخت کرتے ہیں۔ نرخ فی گز ۲ روپے ۴ ہوگا۔ اس کے علاوہ شہدی کنارہ دار عورتوں کے سوٹ کیلئے فی گز ۴؍ اور شہدی رومال فروخت کئے جاتے ہیں کلاہ پشاوری اعلیٰ قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دیجائیگی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور ارزاں بھیجا جائیگا ؎

المشتہر
میاں محمود و غلام حمید احمدی بازار کریم پورہ شہر پشاور

ضرورت

امیدواروں کی جو ٹیلیگرافی سگنیلنگ ماسٹر کا کام سیکھیے گورنمنٹ و محکمہ نہر کی ملازمت کے لئے سیکھنا چاہیں۔ کرایہ ریل کالج دیگا قواعد ۲؍ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں ؎

رائل ٹیلیگراف کالج دہلی

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

روبکار اجلاس جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر۔ درجہ چہارم۔ ترن تارن

مقدمہ دیوانی نمبر ۲۸/۲۳۴ بابت ۱۹۲۷ء

خیر چند ولد نورو مل قوم برہمن ساکن گوبند وال پرگنہ ترن تارن مدعی

بنام

نظام الدین ولد پیرو۔ قوم آرائیں ساکن مذکور مدعا علیہ :

دعویٰ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نظام الدین مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بنام نظام الدین مدعا علیہ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نظام الدین مذکور بتاریخ ۹ ماہ جون ۱۹۲۷ء بمقام ترن تارن حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہ کرے گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ؎

آج بتاریخ ۲۵؍ مئی کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ؎

مہر عدالت — دستخط حاکم

ہندوستان کی خبریں

(بمبئی)

——لاہور ۳۰ر مئی - سر سیکم ہیلی بقر عید کے ایام میں لاہور کا معائنہ کرینگے - اور ۱۰ر جون سے ۱۱ر جون تک یہاں قیام فرمائینگے ہز ایکسیلنسی ۹ر جون کو شملہ سے روانہ ہو کر دوسری صبح کو لاہور پہنچ جائیں گے ؛

——گورداسپور ۲۴ر مئی - دادھو پور ضلع گورداسپور کے قریب جیانی نامی گاؤں کو رات کے ایک بجے آگ لگ گئی گاؤں سو ہم گھنٹوں ہی میں راکھ ہو گیا - جس سے اہل دہ بے خانماں اور برباد ہو گئے ہیں ؛

——لاہور ۳۰ر مئی - آج مرزا مہدی حسین مجسٹریٹ درجہ اوّل نے مجھی مٹھ کے ہندوؤں کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۷ اور ۱۴۸ تعزیرات ہند بلوہ کرنے اور چہرہ دین کو ضربات لگانے کے الزام میں مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے - پرمانند - روشن لال - بھگن ناتھ - موہن لال اور فقیر چند کو ہر دو دفعات کے ماتحت چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی - سزائیں اکٹھی شروع ہونگی - باقی چار ملزموں کو بری کر دیا گیا ہے سزا یافتہ ملزموں کی طرف سے عدالت سیشن میں اپیل دائر کر دی گئی ہے ؛

——دہلی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے نقض امن کو روکنے کے لئے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم صادر کیا ہے - کہ یکم جون سے دو ماہ تک کوئی شخص حدود میونسپل کمیٹی - سول لائن - نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی - نوٹیفائڈ ایریا قلعہ میں یا کسی گلی یا شارع عام میں کسی قسم کا ہتھیار ڈانگ - لاٹھی لے کر نہ نکلے - یا متذکرہ بالا ہتھیار یا اینٹ پتھر یا کوئی دیگر شے ہیچ قسم کا ڈھیر حدود متذکرہ بالا میں کسی مکان کے اندر یا اوپر جمع نہ کرے - اور نہ رکھے ؛

——دہلی ۳۰ر مئی - دہلی مسلم ڈیفنس کمیٹی نے ایک جلسہ منعقد کر کے یہ طے کیا ہے - کہ پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف جس نے عبدالرشید کا اپیل خارج کر دیا - اور سزائے موت کو بحال رکھا - پریوی کونسل میں اپیل دائر کیا جائے ؛

——منڈے ٹائمز کو معلوم ہوا ہے - کہ امسال جمعیۃ الاقوام کے اجلاس جنیوا میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے کے لئے سر تیج بہادر سپرو اور سر بی - این - مترا منتخب کئے جائیں گے کہا جاتا ہے - کہ اوّل الذکر کو ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے - کہ تبدیلی آب و ہوا کے لئے سوئٹزر لینڈ جائیں ؛

——لاہور ۳۰ر مئی - معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ دہلی حد دارہ میں توسیع کرنے کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے - کیونکہ گذشتہ فسادات کے موقعہ پر جگہ کی تنگی کے باعث بڑی دقت پیش آئی تھی ؛

——بنگلور ۲۸ر مئی - اسپیشل فرسٹ کلاس مجسٹریٹ نے دیرا دنشا قوم کے سات برہمنوں کو پر یا دار قوم - کے مذہبی جلوس پر حملہ کرنے کے جرم میں پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا ہے ؛

——کلکتہ ۳۰ر مئی - ہندی سوداگروں کے دیوان نے حکومت بنگال کی خدمت میں ایک عرضداشت ارسال کی ہے کہ بنگال پائیلٹ سروس کے امیدواروں میں ہندوستانی بھی لئے جائیں - ہندوستانیوں کے لئے سابقہ بحری ملازمت کی شرط اڑا دی جائے -

——منٹگمری ۳۱ر مئی - منٹگمری کی قصباتی کونسل جماعت نے ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا - یہ کونسل بڑے زور سے یہ مطالبہ پیش کرتی ہے - کہ منٹگمری میں گورنمنٹ کالج قائم کیا جائے ؛

——دہلی ۳۰ر - چیف کمشنر دہلی نے اس تصویر کی تمام کاپیوں کی ضبطی کا حکم صادر کیا ہے - جس کا عنوان "شدھی کے لئے سوامی شردھانند کی قربانی کا نظارہ" ہے - اور جس کے نیچے لکھا ہے - سوامی شردھانند بہشت میں شدھی کا کام جاری رکھنے کے لئے گئے ہیں - اور اب فرشتے بھی بہشت میں برکت حاصل کریں گے یہ مقدس تحریک بہشت میں سر سبز و شاداب ہو گی - جہاں فرشتوں کو عرصہ سے اس کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی ؛

——معلوم ہوا ہے - کہ عثمانی میڈیکل کالج کی افتتاحی رسم جولائی میں ادا کی جائے گی - نظام نے سات پروفیسروں کے لئے منظوری دے دی ہے ؛

——لاہور - سوتر منڈی کوچہ بھگتاں میں ایک عورت کے ہاں ایک دم تین لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں - جو اب تک زندہ ہیں ؛

ممالک غیر کی خبریں

(بمبئی)

——نیویارک ۱۹ر مئی - اگستا کے مقام پر امریکہ کے چار ہوا باز جل کر راکھ ہو گئے - ان کا طیارہ ابھی زمین سے چار سو فٹ کے قریب اٹھا تھا ؛

——۷ر مئی کو شام کے باشندے جنگ عظیم کے شامی شہدا کی یادگار منانے کے لئے بیروت میں جمع ہوئے - ان میں نوجوان اور قومی مدارس کے طلباء کی تعداد بہت زیادہ تھی - بعد ازاں یہ مجمع جھنڈیاں ہاتھوں میں لے کر ایک ماتمی جلوس کی شکل میں قبرستان گیا دمشق میں یادگار منائی نہ جا سکی - اس لئے کہ وہاں امتناعی احکام نافذ تھے - لیکن جرائد دمشق نے بڑے پر زور تائید مضامین شائع کئے جن میں شہدا کے جہاد اور ان کے کارناموں کی تعریف کی گئی تھی ؛

——ٹوکیو ۲۸ر - گورنمنٹ نے حکم دیا ہے - کہ صوبہ سنگتاؤ اور شانٹنگ کے لئے صوبہ منچوریا سے دو ہزار فوج روانہ کی جائے -

اور یہ بات وثوق کے ساتھ کہی گئی ہے - کہ اس فوج کی طلبی جاپانی باشندوں کے جان و مال کی حفاظتی تدابیر کے لئے ہے - اور شمالی اور جنوبی افواج کی طرفداری ملحوظ رکھی جائیگی ؛

——مصر کی مجلس دارالکتب نے طے کر لیا ہے - کہ وہ نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور کو شائع کرے گی - اس کے مصنف علامہ ابو اسحاق ابراہیم بن عمر البقاعی رسنہ ۸۰۹ھ - ۸۸۵ھ) ہیں - یہ کتاب چھ جلدوں میں ہے - اور غالباً چھپنے کے بعد ایک ایک جلد ہزار ہزار صفحات کی ہو گی ؛

——مالٹا ۳۰ر مئی - "ہربم" "رائل ساورن" "اور ملایا" نامی جنگی جہازوں کو یکا یک روانگی کا حکم دیا گیا ہے - خیال کیا جاتا ہے - کہ وہ مصر جا رہے ہیں ؛

——بر اند کابل تجویز کرتے ہیں - کہ افغان بڑے بڑے عمامے اور لمبے لمبے چوغے پہننا ترک کر دیں - اور زیادہ چست لباس زیب تن کیا کریں - اور بلدیہ کابل کو چاہیئے - لباس کا نمونہ مقرر کر دے - اور اس کے پہننے کے لئے قواعد منضبط کرے ؛

——لنڈن ۳۰ر مئی - برطانوی دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین نے اعلان کیا - کہ روس میں برطانوی معاملات کی نگہداشت کا کام ناروے کے سفارتخانہ کے ذمہ کر دیا گیا ہے ؛

——کل برطانوی سفارتخانہ متعینہ پیکن کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی ہے - کہ برطانوی عورتوں اور بچوں کو متنبہ کر دیا جائے - کہ سفارتخانہ سے باہر پیکن میں نہ رہیں ؛

——لنڈن یکم جون - دارالعوام نے اپنے آج کے اجلاس میں ٹریڈ یونین بل کی دفعہ ۵ ۱۷۵ رایوں کے مقابلہ میں ۳۰۰ کی تائید سے منظور ہو گئی - اس دفعہ کی رُو سے یہ ناجائز ہو گا - کہ کوئی مقامی یا مرکزی جماعت مزدوروں پر انہیں کام دیتے وقت یہ شرط لگائے کہ انہیں ٹریڈ یونین کا رکن ہونا پڑے گا یا نہ ہونا پڑے گا ؛

——ایران میں بہت سی اصلاحوں کا اجرا کیا گیا ہے - ایک جدید بات یہ ہے - کہ ۲۱ و ۴۰ سال کے درمیانی عمر کے تمام ذکور پر فوجی خدمت لازم ہو گی - اور ہر شخص کو دو سال فوج میں رہنا پڑیگا عوام اس قانون سے خوش اور مطمئن ہیں ؛

——لنڈن ۲۱ر مئی - لنڈن سے معلوم ہوا ہے - کہ فی الحال گورنمنٹ کا ارادہ نہیں ہے - کہ جو نوٹ مصر کو بھیجا گیا ہے - اس کو شائع کر دیا جائے - زور دیا جاتا ہے کہ یہ نوٹ کسی صورت میں بھی الٹی میٹم نہیں ہے - بلکہ بر عکس ازیں وہ نہایت ہی دوستانہ ہے - اور مصر کو جو جنگی جہاز بھیجے گئے ہیں - وہ محض بطور تقدم بالحفظ ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ اہل مصر بہت جلد مشتعل ہو کر قابو سے باہر ہو جاتے ہیں - لہذا جن لوگوں کی جان و مال کی حفاظت وزرڈ اعلان ۱۹۲۲ء دولت برطانیہ کے ذمہ ہے - اس کے لئے مصر میں کافی فوج ہونی چاہیئے ؛

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)